اگر آپ ان ٹیسٹوں اور نوٹس پر ٹیچر، یا اپنے ادارے (سکول، اکیڈمی، کالج) کے نام اور لوگو کے ساتھ استعمال کرنا
چاہتے ہیں تو آپ ہم سے رابطہ کریں اس بارے میں مکمل تفصیلات اس فال کے آخری پیج پر ہے۔

ختم نبوت ﷺ زندہ باد　　　　عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈ من "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈ من کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی وغیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسیج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈ من سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخِ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی وذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈ من سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسیج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد　　　　پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو

☆ منتخب قرآنی آیاتِ مبارکہ مع ترجمہ

1۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

ترجمہ: مومنو! جب (کفّار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مُراد حاصل کرو۔

2۔ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ

ترجمہ: پیغمبر کو شایاں نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں۔ جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہا دے تم لوگ دُنیا کے مال کے طالب ہو۔ اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔

3۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○

ترجمہ: اور خُدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم اُن میں تھے انہیں عذاب دیتا۔ اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

4۔ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ○

ترجمہ: کچھ شک نہیں کہ خُدا کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے گونگے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے۔

5۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○

ترجمہ: مومن تو وہ ہیں کہ جب خُدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے، اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

6۔ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

ترجمہ: اگر خُدا کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فِدیہ) تم نے لِیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔

7۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے، اور یہ کہ خُدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

8۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور خُدا کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی، یہی لوگ سچے مومن ہیں۔

9۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○

ترجمہ: یہی سچے مومن ہیں، اور اُن کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

10۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

ترجمہ: یہ (سزا) اس لیے دی گئی کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی، اور جو شخص خُدا اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے، تو خُدا بھی سخت عذاب دینے والا ہے۔

11۔ وَاِذۡ يُرِيۡكُمُوۡهُمۡ اِذِالۡتَقَيۡتُمۡ فِىۡۤ اَعۡيُنِكُمۡ قَلِيۡلًا وَّيُقَلِّلُكُمۡ فِىۡۤ اَعۡيُنِهِمۡ لِيَقۡضِىَ اللّٰهُ اَمۡرًا كَانَ مَفۡعُوۡلًا ؕ

ترجمہ: اور اس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظروں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ خُدا کو جو کام کرنا منظور تھا اس کو کر ڈالے۔

12۔ وَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ ؕ

ترجمہ: اور اُن کے دِلوں میں اُلفت پیدا کر دی۔ اگر تم دُنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا نہ کر سکتے۔ مگر خُدا ہی نے اُن میں اُلفت ڈال دی۔

13۔ وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ○

ترجمہ: اور اُن لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لئے) اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خُدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خُدا اُن پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔

14۔ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ لِيَصُدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنۡفِقُوۡنَهَا ثُمَّ تَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ حَسۡرَةً ثُمَّ يُغۡلَبُوۡنَ ؕ

ترجمہ: جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) خُدا کے رستے سے روکیں، سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لئے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔

15۔ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى وَلِتَطۡمَئِنَّ بِهٖ قُلُوۡبُكُمۡ ۚ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ○

ترجمہ: اور اِس مدد کو خُدا نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمہارے دل اس سے اطمینان حاصل کریں، اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بے شک خُدا غالِب حکمت والا ہے۔

16۔ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلۡ لِّمَنۡ فِىۡۤ اَيۡدِيۡكُمۡ مِّنَ الۡاَسۡرٰٓى ۙ اِنۡ يَّعۡلَمِ اللّٰهُ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ خَيۡرًا يُّؤۡتِكُمۡ خَيۡرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنۡكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ○

ترجمہ: اے پیغمبر ﷺ جو قیدی تمہارے ہاتھ میں (گرفتار) ہیں ان سے کہہ دو اگر خُدا تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو (مال) تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عنایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا، اور خُدا بخشنے والا مہربان ہے۔

17۔ اَلَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ○ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ

ترجمہ: (اور) وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں، یہی سچے مومن ہیں۔

18۔ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمۡ عِنۡدَ الۡبَيۡتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصۡدِيَةً ؕ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ○

ترجمہ: اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا اور کچھ نہ تھی۔ تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو۔

☆☆☆☆☆

☆ احادیث مبارکہ مع ترجمہ وتشریح

1۔ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْاِ سْتِغْفَارُ

ترجمہ: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور بہترین دُعا استغفار ہے۔

تشریح: حضورِ اکرم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کے دو حصے ہیں۔پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے اقرار کو سب سے زیادہ فضیلت والا عمل قرار دیا گیا ہے۔توحید کا مطلب ہے اللہ کو ایک ماننا اور صرف اُسی کو عبادت کے لائق سمجھنا۔جبکہ دوسرے حصے میں استغفار یعنی اللہ کے حضور اپنی غلطیوں اور گناہوں کی معافی طلب کرنے کو سب سے فضیلت والی دعا قرار دیا گیا ہے۔

فضیلت والا عمل: حدیث مبارکہ کے پہلے حصے میں ارشاد ہے: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اِلٰہ نہ ماننے کا اقرار اور اپنے عمل سے اس عقیدے کا اظہار سب سے فضیلت اور عظمت والا عمل ہے۔لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں لفظ اِلٰہ سے مراد ایسی ذات ہے جس کی عبادت کی جائے، جس سے بے پناہ محبت اور عقیدت ہو وہ اللہ ہی کی ذات ہے، جس نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں عقل اور بصیرت عطا کی، ہمیں نہ صرف زندگی دی بلکہ زندگی کی تمام نعمتیں عطا کیں۔ہمیں چاہیے کہ اپنے قول اور فعل سے اسی ذات کو اِلٰہ مانیں، اسی کی عبادت کریں اور اسی سے سب سے زیادہ محبت کریں۔

فضیلت والی دُعا: حدیث مبارکہ کے دوسرے حصے میں ارشاد ہے: اَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْاِ سْتِغْفَارُ یعنی بہترین دُعا اللہ سے اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کی معافی مانگنا ہے۔انسان بعض اوقات دنیا کی ظاہری رنگینیوں میں کھو کر اپنے خالق ومالک کی رضا کے خلاف کوئی غلطی یا گناہ کر بیٹھتا ہے۔لہٰذا اللہ کو اِلٰہ ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے کیونکہ اُخروی نجات اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف نہ کر دے۔لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی کثرت سے ایمان پختہ ہوتا ہے اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کی کثرت سے دِل سے گناہوں کا زنگ صاف ہو جاتا ہے۔اگر کوئی اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب بننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے دل و جان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کا اظہار کرتا رہے۔اس طرح اللہ کے ذِکر سے دِلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

2۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔

ترجمہ: علم کی طلب ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔

تشریح: انسان کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ اُس کو کس نے پیدا کیا ہے اور اس کی پیدائش کا مقصد کیا ہے۔انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا ہے کہ اسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں ہر اچھی اور بُری بات کا علم ہو۔علم کے معنی ہیں جاننا یا پہچاننا۔اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق ومالک کا قُرب حاصل کر سکتا ہے۔انسان کی اسی بنیادی ضرورت کے پیش

نظر حضورِ اکرم ﷺ نے اس حدیث میں علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازمی قرار دیا ہے۔ انسان کو جائز، ناجائز اور حلال، حرام میں فرق کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی پر عمل کے لیے ضروری ہے کہ ہم لڑکیوں کی تعلیم و تربیت پر بھی پوری توجہ دیں تاکہ کوئی بچی اَن پڑھ اور جاہل نہ رہے۔ انسان اس وقت تک اپنے مقام اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو جان نہیں سکتا جب تک وہ علم کی جستجو کی راہ پر گامزن نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنے فرائض و ذمہ داریوں کے متعلق جواب دہی کرنی ہے اس لیے ہر نیکی اور گناہ کا، اچھائی اور برائی کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے تب ہی ہم دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًاO ترجمہ: "اے نبی ﷺ ! کہہ دیجیے، اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔"

☆☆☆☆☆

3۔ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ۔

ترجمہ: تُم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔

تشریح: قرآن حکیم کلامِ الٰہی ہے جس کا موضوع انسان ہے۔ یہ کتاب صرف نماز اور روزے کی تعلیمات پر مشتمل نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اُخروی، معاشی ہوں یا معاشرتی، سیاسی ہوں یا سائنسی سب کے بارے میں ہمیشہ کے لیے رہنمائی رکھتی ہے۔ ہم آخرت میں بھی اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک ہم اپنی دنیاوی زندگی کو قرآنی تعلیمات کے مطابق نہیں گزارتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید پڑھیں، سمجھیں اور عملی زندگی میں اس کی پیروی کریں نیز دوسروں کو اس کا پیغام پہنچائیں اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔ ویسے بھی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور قرآن کا علم بہترین علم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے اعلیٰ اور آخری کتاب ہے جو کہ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنا بھی اجر ہے اور اس کو دیکھنا بھی باعث برکت ہے۔ قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

☆☆☆☆☆

4۔ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً فَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ بَاباً مِّنَ الْعَافِيَةِ۔

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔

تشریح: نبی کریم ﷺ محسنِ انسانیت ہیں۔ آپ ﷺ نے بنی نوع انسان کو دُنیا اور آخرت میں کامیابی کا راستہ دکھایا، اپنی زندگی اور عمل سے ہمارے لیے اسوۂ حسنہ پیش کیا، انسان پر حضور ﷺ کے احسانات کا تقاضا ہے کہ ہر چیز سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کی جائے جس کی عملی شکل یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور محبت و عقیدت کے اظہار کے طور پر آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجا جائے۔ قرآن حکیم میں سورہ الاحزاب میں ارشاد ہے: "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی ہمیں اللہ کی طرف سے بھی تاکید ہے۔ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا اللہ کو پسند ہے اور فرشتوں کا بھی یہ محبوب عمل ہے۔ اس لیے یہ عمل اپنانا ہر مسلمان کے لیے دنیا و آخرت کی کامیابی کا بہترین ذریعہ ہے۔ درود بھیجنے کا صلہ نبی اکرم ﷺ نے خود اس حدیث میں ارشاد فرمادیا کہ مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجنے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے۔ درود شریف پڑھنے سے غم دور ہوتے ہیں اور اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

5۔ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبِعاً لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس (تعلیم) کے مطابق نہ ہو جائے، جو میں لایا ہوں۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں ایمان کی تکمیل کے لیے حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیّبہ کو اپنانا گویا کہ شرط قرار دیا گیا ہے۔ انسان کی فطرت میں نیکی یا بدی، دونوں کا شعور رکھا گیا ہے اس لیے اسے چاہیے کہ وہ ارادہ و اختیار کے باوجود برائی یا گناہ کے کاموں سے بچے دوسرا یہ کہ اپنے جذبات، احساسات اور خیالات کو اللہ کے رسول ﷺ کی مرضی کے مطابق ڈھال لے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا تو گویا وہ ایمان کی لذت سے ناواقف ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس حدیث مبارکہ میں اطاعتِ رسول ﷺ کا پیغام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے "جس نے میرے نبی ﷺ کی اطاعت کی اس نے گویا میری اطاعت کی۔" یعنی اللہ تعالیٰ ہماری منزل ہے اور نبی کریم ﷺ کی مبارک زندگی اس منزل تک پہنچنے کا روشن راستہ ہے۔

☆☆☆☆☆

6۔ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰی لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ۔

ترجمہ: جس نے اللہ کے لیے محبت کی اور اللہ کے لیے بغض رکھا اور اللہ کی رضا کے لیے عطا کیا اور اللہ کے لیے روکا، تو اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں تکمیلِ ایمان کے چار اصول بیان کیے گئے ہیں:۔

1۔ انسان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لیے۔ 2۔ کسی سے بغض رکھے تو محض اللہ کے لیے۔

3۔ انسان کسی کو کچھ عطا کرے تو اللہ کے لیے۔ 4۔ اور کسی کو عطا کرنے سے ہاتھ روک لے تو وہ بھی محض اللہ کے لیے۔

حضورِ اکرم ﷺ نے اس حدیث میں اِن چاروں اعمال کو ایمان کی تکمیل قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ انسان سے بے حد محبت رکھتا ہے لہٰذا انسان کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی محبتوں اور اُلفتوں کا مرکز اللہ کی ذات ہی کو رکھے۔ دنیا میں جس سے محبت رکھے محض اللہ کی رضا کے لئے۔ اس کے علاوہ اوّل تو کسی سے بغض نہ رکھے اور اگر کسی سے بغض ہو بھی تو اس کی بنیاد محض یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتا ہے، لہٰذا جب کسی سرکش و ظالم کو اللہ پسند نہیں کرتا تو ہم کیوں کریں؟ اس کے علاوہ اگر کسی کو مال عطا کریں تو اس کی بنیاد بھی ریاکاری یا دنیاوی غرض نہ ہو بلکہ اللہ کی رضا ہو اور اگر کسی سے ہاتھ روکیں تو محض اس لیے کہ اس سے اللہ نے ہاتھ روکنے کا حکم دیا ہے۔ ہماری منزل

اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور نبی ﷺ کی مبارک زندگی اللہ تک پہنچنے کا راستہ ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں بتائے گئے اُصولوں پر اللہ کے نبی ﷺ نے خود عمل کر کے دکھایا اور ہمیں بھی سکھایا کہ لوگوں سے کس طرح اللہ کے حکم کے مطابق پیش آنا ہے۔

☆☆☆☆☆

7۔ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا۔

ترجمہ: وہ ہم میں سے نہیں، جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔

تشریح: انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہونا چاہیے۔ اس بنا پر انسان سے یہ توقع کی گئی ہے کہ وہ اپنے اندر اپنے خالق کی صفات پیدا کرے اور اپنے قول و فعل سے ان کا اظہار بھی کرے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ عادل ہے اس لیے انسان عدل کرے، اللہ تعالیٰ درگزر کرتا ہے۔ انسان کو بھی چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کی خطاؤں اور غلطیوں سے درگزر کرے۔

رحم کرنا اللہ تعالیٰ کی سب سے غالب صفت ہے۔ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث میں خاص طور پر اس صفتِ رحمت پر زور دیا گیا ہے۔ رحم کے زیادہ حق دار ہمیشہ چھوٹے ہوا کرتے ہیں اور بالعموم بڑے عزت و تکریم کے حق دار ہوتے ہیں اس لیے نبی کریم ﷺ نے اتنی تاکید کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے کہ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں یعنی وہ میرے سایۂ شفقت سے محروم رہے گا۔ بچوں کو مناسب تعلیم و تربیت سے محروم رکھنا انہیں شفقت سے محروم کرنا ہے۔ ظلم یہ ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کے بجائے انہیں چھوٹی سی عمر میں جسمانی مشقت کے کاموں میں لگا دیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم اگر حضور اکرم ﷺ کی وعید سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم بچوں کی مناسب تعلیم اور ضروری تربیت کا فرض پورا کریں۔ رحم کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ کمال شفقت اور رحمت کا معاملہ فرماتے تھے۔ ہماری بھی دنیا و آخرت کی کامیابی اسی میں ہے کہ اللہ اور اُس کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کے احکام کے مطابق چھوٹوں پر رحم کریں اور بڑوں کا احترام کریں۔

؎ کرو مہربانی تم اہلِ زمین پر   خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر

☆☆☆☆☆

8۔ اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ۔

ترجمہ: رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔

تشریح: رشوت کا چلن کسی قوم میں اس وقت عام ہوتا ہے، جب عدل و انصاف ختم ہو جائے اور لوگوں کو ان کے حقوق جائز طریقے سے نہ مل سکیں۔ کسی قوم کی یہ حالت اس کے معاشرتی بگاڑ اور ظلم کی ایک نہایت خراب صورت ہے۔ جس معاشرے میں انسانوں کے جائز حقوق کی راہ میں ظالم اہلکاروں کے ناجائز مطالبے حائل ہو جائیں، وہاں امن و سکون بھلا کیسے قائم رہ سکتا ہے۔ اسی لیے رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں ہی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ جہنم کی آگ کا ایندھن ہیں۔ یہاں پر

توجہ طلب بات یہ ہے کہ رشوت دینے والے کا ذکر پہلے ہوا ہے۔ جس سے واضح ہوا کہ رشوت دینے والا بھی اس گناہ کی سزا سے بچ نہیں سکتا۔ جو معاشرہ انصاف کے عمل کو اپنالیتا ہے وہ ترقی کی منزلیں تیزی سے طے کرنا شروع کر دیتا ہے۔ ناانصافی رشوت کو جنم دیتی ہے اور رشوت آگ میں لے جانے والا عمل ہے۔ انصاف کے فروغ سے رشوت کا راستہ روکا جا سکتا ہے اور اس کام کے لیے مسلمان اور ہر پاکستانی خود بھی بھرپور کوشش کرے اور دوسروں کو بھی ترغیب دے۔

☆☆☆☆☆

9۔ مَنْ نَّصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رَدٰى فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ۔

ترجمہ: جس شخص نے کسی ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کی تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کنوئیں میں گر رہا ہو اور وہ اس کی دم پکڑ کر لٹک جائے تو خود بھی اس میں جا گرے۔

تشریح: اس حدیث میں اسلامی اخوت کی بربادی اور اسلامی معاشرے کی تباہی کا ایک بڑا سبب بیان کیا گیا ہے۔ یعنی جو شخص کسی جھوٹے اور ناحق معاملے میں اپنی قوم قبیلے کا ساتھ دیتا ہے تو وہ اپنی قوم کے ساتھ اپنے آپ کو بھی تباہ و برباد کرتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم بھلائی اور نیکی کے کاموں میں قوم اور نسل یا زبان اور علاقے کی تفریق کے بغیر سچ اور حق کا ساتھ دیں اور ناجائز کام میں کسی کا ساتھ نہ دیں، چاہے وہ اپنا کنبہ اور قبیلہ ہی کیوں نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ کی تمام احادیثِ مبارکہ ہمارے لیے اللہ تک کامیابی سے پہنچنے کے روشن راستے ہیں۔ اس حدیث مبارکہ میں بھی اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے ہمیں ہدایت فرمائی ہے کہ ناجائز کام میں کسی کا ساتھ مت دو۔ اس کی وضاحت مثال کے ذریعے فرما دی کہ ناجائز کام میں ساتھ دینے والا ایسے ہے جیسے ایک اونٹ کنویں میں گر رہا ہو تو ناجائز کام میں ساتھ دینے والا اُس اونٹ کے ساتھ ہی تباہی کے کنویں میں جا گرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی اور خیر کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے والا بنائے اور گناہ اور شر کے کاموں میں ایک دوسرے کا معاون بننے سے بچائے۔

☆☆☆☆☆

10۔ اِنَّ اَكْمَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔

ترجمہ: یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے، جو اُن میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے۔

تشریح: انسانی شخصیت کی اصل تصویر ایک آئینہ بھی اتنی صاف پیش نہیں کرتا جتنا اس کا اخلاق۔ جب ایک انسان دوسرے سے معاملات کے دوران حسن خلق سے پیش آتا ہے تو اس کی شخصیت کا ظاہر اور باطن مکمل طور پر واضح ہو جاتا ہے۔ عمدہ اخلاق جنت لے جانے والا عمل ہے۔

حسن خُلق ہی ایک ایسا عمل ہے جس سے آپس کی نفرتوں کو نہ صرف محبتوں میں بدلا جا سکتا ہے بلکہ دشمنوں کے دِل میں بھی گھر کیا جا سکتا ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے دعوتِ حق کے دوران عام طور پر تمام عُمر اور مکی زندگی میں خاص طور پر صرف حُسنِ خُلق ہی کے ہتھیار سے اپنے بڑے سے بڑے دشمن کو زیر کیا۔ ویسے تو حُسنِ خُلق کو نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام انسانوں کو اپنانا چاہیے۔ مگر مسلمانوں کے لیے تو حضورِ اکرم ﷺ نے حُسنِ خُلق کو ایمان کی تکمیل کا پیمانہ قرار دیا ہے۔ حُسنِ اخلاق دراصل روزمرہ زندگی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ، اپنے نفس اور مخلوقِ خدا کے ساتھ ایک مسلمان کے طرزِ عمل اور رویے کا نام ہے۔ اگر یہ طرزِ عمل اور رویہ

اچھا ہے اور شریعت کے اصولوں کے مطابق ہے تو اسے حُسنِ اخلاق کہا جائے گا اور اگر یہ طرزِ عمل اور رویہ اچھا نہیں تو اس کو بُرا اخلاق کہا جائے گا۔ ہم میں اچھا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے اخلاق اعلیٰ ترین ہیں، انہی اخلاق کو اپنانے سے دنیا و آخرت کی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

اگر آپ ان ٹیسٹوں اور نوٹس پر ٹیچر، یا اپنے ادارے (سکول، اکیڈمی، کالج) کے نام اور لوگو کے ساتھ استعمال کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہم سے رابطہ کریں اس بارے میں مکمل تفصیلات اس فال کے آخری پیج پر ہے۔

☆ موضوعاتی مطالعہ

1۔ قرآن مجید (تعارف، حفاظت اور فضائل)

سوال 1: قرآن مجید کا مختصر تعارف بیان کیجیے۔

جواب: 1۔اللہ کی آخری کتاب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا، اس کی جسمانی اور فطری ضروریات پوری کرنے کے لیے مادی وسائل پیدا کیے اور اس کے ذہن اور روح کی رہنمائی کے لیے بھی اہتمام فرمایا۔ خود انسان کو خیر اور شر میں فرق کرنے کی صلاحیت اور ضمیر کی آواز عطا فرمائی۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی کامل رہنمائی کے لیے انبیاء کرام مبعوث فرمائے اور ان پر کتابیں نازل فرمائیں۔ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قرآنِ مجید نازل فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ قرآن مجید تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت کا دائمی ذریعہ ہے اور تمام سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔

2۔ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی کتاب: قرآن مجید تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت کا دائمی ذریعہ ہے اور تمام سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پچھلی اُمتوں کے لیے بھی انبیاء مبعوث فرمائے تھے اور ان میں سے بعض پر اپنی کتابیں بھی نازل فرمائی تھیں۔ لیکن ان انبیاء کی تعلیمات اور ان پر نازل شدہ کتابیں اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْکَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ (المائدۃ: 48)

ترجمہ: "اور تمہاری طرف ہم نے یہ کتاب نازل کی ہے۔ یہ حق لے کر آئی ہے۔ اس سے پہلے جو آسمانی کتابیں آئیں ان کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ و نگہبان ہے۔"

قرآن مجید کو پچھلی کتابوں کے لیے مُهَيْمِنٌ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کتابوں میں جو تعلیمات اور عقائد اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہ رہ سکے انہیں قرآن مجید نے اپنے اندر از سرِ نَو بیان کر کے محفوظ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کی تعلیمات پر پورے اطمینان سے ہر زمانے میں عمل کیا جا سکتا ہے۔

3۔قرآن مجید۔ایک رہنما کتاب: قرآن کریم انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق رہنمائی کرتا ہے۔ اس میں انسانی زندگی کی حقیقت، خیر و شر، حلال و حرام، اخلاقی تعلیمات، غرض زندگی کے ہر پہلو کے متعلق رہنمائی موجود ہے۔ اس میں

انسان کی آخرت کی زندگی کے متعلق بھی تفصیلی معلومات ہیں اور اس زندگی کی اہمیت کو نہایت پُر تاثیر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن پاک انسان کی انفرادی زندگی، اس کے اجتماعی و معاشرتی حقوق و فرائض، اس کے معاشی و اقتصادی امور کے متعلق بنیادی ہدایات، سیاسی اور بین الاقوامی معاملات اور اخلاقی رویوں کے متعلق جامع تعلیمات پیش کرتا ہے، غرض قرآن کریم انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں ضروری معلومات اور رہنمائی کا خزینہ ہے اور اس میں وہ تمام باتیں وضاحت سے بتا دی گئی ہیں جن کا جاننا انسان کے لیے ضروری ہے اور جن کے جاننے کا انسان کے پاس کوئی دوسرا ذریعہ نہیں۔

4۔موضوعِ قرآن: قرآن حکیم کلامِ الٰہی ہے جس کا موضوع انسان ہے۔ یہ کتاب صرف نماز اور روزے کی تعلیمات پر مشتمل نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں خواہ وہ دنیاوی ہوں یا اُخروی، معاشی ہوں یا معاشرتی، سیاسی ہوں یا سائنسی سب کے بارے میں ہمیشہ کے لیے رہنمائی رکھتی ہے۔ ہم آخرت میں بھی اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک ہم اپنی دنیاوی زندگی کو قرآنی تعلیمات کے مطابق نہیں گزارتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید پڑھیں، سمجھیں اور عملی زندگی میں اس کی پیروی کریں نیز دوسروں کو اس کا پیغام پہنچائیں اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

5۔دنیاو آخرت کی کامیابی کا ذریعہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور قرآن کا علم بہترین علم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے اعلیٰ اور آخری کتاب ہے جو کہ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنا بھی اجر ہے اور اس کو دیکھنا بھی باعث برکت ہے۔ قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنا دنیاو آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال2: قرآن حکیم کی حفاظت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

جواب: **1۔حفاظتِ قرآن:** قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:9) ترجمہ: بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔

2۔قرآن کا معجزہ: قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ اس مقدّس کتاب کو جیسے اللہ نے نازل فرمایا ویسے ہی محفوظ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کا قرآن کریم کی حفاظت کا یہ وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ پوری دنیا میں موجود قرآن مجید کے نسخوں میں ایک لفظ یا زیر زبر کا بھی فرق نہیں۔

3۔عہدِ نبوی ﷺ میں تدوینِ قرآن: قرآن مجید رسول اکرم ﷺ پر ایک ہی وقت میں نازل نہیں ہوا بلکہ قریباً 23 سال میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ جونہی کچھ آیات نازل ہوتیں آپ ﷺ کاتبِ وحی کو بلوا کر لکھوا دیتے اور یہ رہنمائی بھی فرماتے کہ انہیں کون سی سورت میں کن آیات کے ساتھ رکھا جائے۔ مسجد نبوی میں ایک مقام متعین تھا جہاں وہ عبارت رکھ دی جاتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کی نقل کر کے لے جاتے اور یاد کر لیتے۔ مختلف اوقات خصوصاً پانچوں نمازوں میں اس کی تلاوت کرتے اور اس کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے۔ اس طرح جوں جوں قرآن مجید نازل ہوتا گیا، لکھا بھی جاتا رہا اور حفظ بھی

ہوتا رہا۔ اس عمل میں صرف مرد ہی نہیں بلکہ خواتین بھی شامل رہیں۔ حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہی میں مکمل قرآن کریم اکثر اُمہات المومنین، اہل بیت، صحابہ کرام اور صحابیات کو حفظ ہو چکا تھا اور متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کی مکمل نقول بھی تیار کر لی تھیں۔

4۔عہدِ صحابہ میں تدوینِ قرآن: رسول پاک ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کے لکھوائے ہوئے تمام اجزا کو آپ ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یک جا کرا کے محفوظ کر دیا۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسول اکرم ﷺ نے اللہ کے حکم سے مقرر فرمائے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں اس کی متعدد نقول تیار کرا کے تمام صوبائی دارالحکومتوں میں ایک ایک نسخہ کے طور پر بھجوا دیں۔

5۔تبدیلی سے پاک کتاب: اِس طرح اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا یعنی قرآن مجید کو نازل کر کے اُس کی حفاظت فرمائی۔ قرآن آج بھی اُسی طرح محفوظ ہے جس طرح نازل کیا گیا تھا۔ الفاظ کے ساتھ زِیر زَبر بھی محفوظ ہیں اور ہر قسم کی تبدیلی سے پاک ہیں۔ روزانہ ہزاروں حفاظ کرام اور قرآن کے لاکھوں دیوانے اِس مقدّس کتاب کی تلاوت سے اپنی زبان کو معطّر اور قلوب کو منوّر کرتے ہیں۔ قرآن مجید اللہ کے حکم سے سینہ در سینہ منتقل ہوتے ہوئے اللہ کی حفاظت میں آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ مقدّس رہنما کتاب سدا سے ہے اور اَبد تک رہے گی۔

ؔ جس کی ہیبت سے پہاڑوں پر ہوں طاری زلزلے
سینۂ محبوب ﷺ پہ اُترا وہی قرآن ہے

☆☆☆☆☆

سوال 3: فضائلِ قرآن پر نوٹ لکھیے۔

جواب: قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں کی سردار کتاب ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کے سردار حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔ قرآن مجید کی فضیلت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا، اس کی جسمانی اور فطری ضروریات پوری کرنے کے لیے مادی وسائل پیدا کیے اور اس کے ذہن اور روح کی رہنمائی کے لیے بھی اہتمام فرمایا۔ خود انسان کو خیر اور شر میں فرق کرنے کی صلاحیت اور ضمیر کی آواز عطا فرمائی۔ انسان کی رہنمائی کے لیے انبیاء مبعوث فرمائے اور ان پر کتابیں نازل فرمائیں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو کہ تمام انسانوں کے لیے ہدایت کا دائمی ذریعہ ہے۔

ؔ جس کی ہیبت سے پہاڑوں پر ہوں طاری زلزلے
سینۂ محبوب ﷺ پہ اُترا وہی قرآن ہے

1۔دنیا و آخرت کی فلاح: قرآن مجید میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ یقینی علم اور حقیقت کی بنیاد پر مبنی ہے اور اس میں کسی شک کا گزر نہیں۔ اس میں ہر زمانے اور ہر خطے کے تمام انسانوں کے لیے مکمل ہدایت اور رہنمائی موجود ہے اور انسان کی دنیا و آخرت کی حقیقی فلاح کا دارومدار اسی پر عمل کرنے میں ہے۔ اس لیے قرآن حکیم کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔

2۔تمام کلاموں سے بہتر کلام: جس طرح قرآن مجید تمام کلاموں سے بہتر ہے، اسی طرح وہ انسان بھی تمام انسانوں سے بہتر ہے جو خود بھی اس کا علم حاصل کرے اور اسے دوسروں کو بھی سکھائے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ ترجمہ: تُم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔

3۔قرآن کی تلاوت: ہمیں چاہیے کہ قرآن پاک کا علم حاصل کرنے کی طرف سب سے زیادہ توجہ دیں اور اس کے لیے کسی طرح کی محنت سے دریغ نہ کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی نیکی ہے۔ اس کے ایک ایک حرف کی تلاوت پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اس پر عمل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں میں عزت و سرفرازی عطا فرماتا ہے۔ اس سے منہ پھیرنے والے ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔

4۔قرآن کی برکت: تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان جب تک قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا رہے، قرآن کریم کی برکت سے دنیا میں غالب رہے۔ جب انہوں نے اس کی طرف سے غفلت برتی تو عزت و سربلندی سے محروم ہوگئے۔ یہ بات رسول اکرم ﷺ نے پہلے ہی ارشاد فرمادی تھی کہ اللہ تعالیٰ بہت سی قوموں کو اس (قرآن) کی وجہ سے سربلندی عطا فرمائے گا اور (بہت سی) دوسری قوموں کو اس (سے غفلت) کی وجہ سے گرا دے گا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن پاک کی تلاوت کریں۔ اس کو سمجھیں اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

5۔انسان کا شرف: انسان اشرف المخلوقات ہے اور اس کو یہ خاص شرف حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو انسان کے لیے نازل فرمایا۔ یہ اللہ کی کمال رحمت ہے کہ ہمیں قرآن جیسی عظیم کتاب سے نوازا۔ یہ اعلیٰ شرف تمام مخلوقات میں صرف انسان کو حاصل ہے۔

6۔تربیت کا ذریعہ: قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت بخشی ہے کہ تمام آسمانی کتابوں سے افضل کتاب ہے۔ یہ کتاب قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ عظیم کتاب انسان کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆

2۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

سوال 1: اللہ کی محبت سے کیا مراد ہے؟

جواب: انسان جب اپنے وجود اور کائنات کے اَن گنت مظاہر پر غور کرتا ہے تو اسے یہ دریافت کرنے میں کوئی دِقت محسوس نہیں ہوتی کہ کوئی قدرت رکھنے، پرورش کرنے اور حکمت و دانائی والی ذات ضرور موجود ہے جو ان تمام پر حکمران ہے اور انہیں قوت عطا کر رہی ہے اور بڑھنے کی صلاحیت بخش رہی ہے اور یہ کہ وہ قدیر ہے، خالق ہے، رب ہے، حکیم بھی ہے کہ اس قدر وسیع کائنات کو حکمت سے چلا رہا ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ جب ایک کُرسی، ایک میز اور ایک مٹی کا پیالہ بھی بغیر کسی بنانے والے کے تیار نہیں ہوتا تو یہ زمین، یہ آسمان، یہ چاند، یہ سورج، یہ انسان اور اس کے وجود میں یہ بے شمار قوتیں بھی تو کسی خالق کی قدرت، رحمت اور حکمت سے پیدا ہوئی ہوں گی۔ یہ قدرت اور حکمت اس کے وجود کے لیے دلیل بھی ہے اور اس کو تسلیم کرنے سے حیاتِ انسانی اور وجودِ کائنات کا

درست ادراک بھی حاصل ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جس کی تخلیق کے جلوے ہر جگہ نمایاں ہیں۔ انسان کی عظمت اسی میں ہے کہ وہ اپنے خالق کو تسلیم کرے، اس کی محبت میں سرشار رہے اور اس کے احکام پر عمل کرے۔

1۔عبادت اور بندگی کا تقاضا: عبادت اور بندگی کا تقاضا ہے کہ پیدا اس نے کیا تو حکم بھی اسی کا مانو، آنکھ اس نے دی تو اُسی کی رضا کے مطابق دیکھو۔ کان اس نے عطا کیے تو اس کے فرمان کے مطابق سننے کی عادت ڈالو، سوچنے کی قوت اس پروردگار کی ہی عطا کردہ ہے تو ہر لمحہ اس کی ذات، قدرت اور اس کے احکام پر غور کرو۔

قرآن مجید نے اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ (البقرۃ:21) ترجمہ: اے لوگو اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔

2۔اللہ تعالیٰ کے احسانات: اللہ تعالیٰ نے صرف ہمیں زندگی ہی نہیں دی بلکہ زندگی بسر کرنے کے تمام لوازمات بھی عطا فرمائے ہیں۔ اس کی عنایات کا شمار اور اس کے کرم کا حساب ممکن نہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (ابراہیم: 34) ترجمہ: اور اگر گنو احسان اللہ کے نہ گن سکو۔

کیسے ممکن ہے کہ نعمتوں کی یہ کثرت انسان کے دِل میں اپنے رحیم وکریم آقا کے لیے جذبہ محبت اور احسان مندی نہ پیدا کرے۔

3۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت: سوچ کا یہ درست زاویہ محبتِ الٰہی کی دعوت دیتا ہے کہ کسی کا ایک معمولی حُسنِ سلوک ساری عمر کی احسان مندی کا باعث بنتا ہے تو جو زندگی بخشتا ہے اس کے لیے ساری عمر محبت کے جذبے پروان کیوں نہ چڑھیں۔ اسی لیے فرمایا کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرۃ: 165) جو لوگ ایمان لے آئے وہ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت کرنے والے ہیں۔ ایمان کی تکمیل محبت کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ جس عمل میں محبت کی کارفرمائی نہ ہو وہ کھوکھلا اور بے توفیق ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ سے محبت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس کے احکام کو دل سے تسلیم کیا جائے اور پوری دلجمعی سے ان پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے ہر دور میں انسان کی رہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے اور ان پاک لوگوں کو اپنے احکام، کتابوں یا صحیفوں کی شکل میں عطا فرمائے۔ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اس سلسلۂ ہدایت کے آخری پیغمبر ہیں اور قرآن مجید جو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا دائمی ہدایت کی کتاب ہے اور انسان کی فلاح کے لیے آخری پیغامِ عمل ہے جس پر عمل پیرا ہو کر دُنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

4۔اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصول: اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کیا جا سکتا ہے مگر اس کا ثبوت کیسے دیا جائے؟ یہ سوال ہر انسان کے ذہن میں پیدا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے خود اس کا راستہ بتا دیا۔ ارشاد ہوا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران:31)

ترجمہ: "کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

محبتِ الٰہی اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی ہی کا نام ہے۔ اطاعت میں مکمل خود سپردگی درکار ہوتی ہے۔ ظاہری عمل کے پیچھے دِلی چاہت اور قلبی میلان ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے۔ اس لیے اس پر متنبہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا:

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (النساء:65)

ترجمہ: تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ اس وقت تک ایمان والے نہیں جب تک کہ اپنے تنازعات میں آپ ﷺ کا حکم نہ مان لیں اور پھر یہ کہ جو فیصلہ آپ ﷺ کریں اس پر تنگ دِل نہ ہوں بلکہ پورے طور پر اسے تسلیم کر لیں۔

اطاعت واتباع کی عملی شکل سے ایمان کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور تسلیم ورضا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

سوال 2: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

جواب: قرآن مجید کی نگاہ میں **رسول اللہ ﷺ کا ادب واحترام ایمان کی جان اور انسانیت کی روح ہے۔** جس طرح عقیدۂ توحید کے ذریعے ایک اللہ پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر یقین رکھ کر آپ ﷺ کے احکام کی اطاعت بھی فرض ہے۔ رسول کریم ﷺ پر ہمارا ایمان تین حیثیتوں سے ضروری ہے۔

1۔ آپ ﷺ خدا کے سچے پیغمبر ہیں۔ 2۔ آپ ﷺ کی ہدایت نہایت مکمل ہے۔

3۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی ایسا شخص آئے گا جس پر ایمان لانا ضروری ہو، کیونکہ آپ ﷺ خدا کے آخری پیغمبر ہیں اور صرف **آپ ﷺ کی اطاعت ہر ایک پر فرض ہے۔** یہ اس لیے کہ آپ ﷺ کی ذات اللہ تعالیٰ کو پہچاننے اور اس کی مرضی معلوم کرنے کا آخری ذریعہ ہے اور آپ ﷺ قیامت تک انسانوں کے لیے اللہ کے واحد پیغمبر ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے خود اپنی اطاعت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

لَنْ یُّؤْمِنَ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ۔ (الحدیث)

ترجمہ: "تم میں کوئی بھی اس وقت تک مومن کامل نہیں بن سکتا جب تک اس کی خواہشات اس شریعت کے تابع نہ ہوں جس کو میں لے کر آیا ہوں۔"

آپ ﷺ کی حیثیت ایک رہنما اور حاکم کی ہے۔ آپ ﷺ کے ہر حکم کی تعمیل امت پر فرض ہے اور آپ ﷺ کے ادنیٰ اشارے پر جان ومال کی قربانی اُمت پر لازم ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ کے ارشادات دراصل قرآن کریم کے احکام کی تشریح ہیں اور قرآن انسانیت کے لیے تا قیامت ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ چونکہ قرآن کریم کے احکام کی مکمل پیروی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک انہیں رسول کریم ﷺ کی سنت کی روشنی میں نہ سمجھا جائے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ اپنے رسول ﷺ کی اطاعت بھی اُمت پر واجب ٹھہرائی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کیا جاسکتا ہے مگر اس کا ثبوت کیسے دیا جائے؟ یہ سوال ہر انسان کے ذہن میں پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے خود اس کا راستہ بتا دیا۔ ارشاد ہوا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (آل عمران:31)

ترجمہ: "کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

محبتِ الٰہی اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی ہی کا نام ہے۔ اطاعت میں مکمل خود سپردگی درکار ہوتی ہے۔ ظاہری عمل کے پیچھے دِلی چاہت اور قلبی میلان ضروری ہوتا ہے۔ وگرنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے۔ اس لیے اس پر متنبہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء: 65)

ترجمہ: تمہارے رب کی قسم، یہ لوگ اس وقت تک ایمان والے نہیں جب تک کہ اپنے تنازعات میں آپ ﷺ کا حکم نہ مان لیں اور پھر یہ کہ جو فیصلہ آپ ﷺ کریں اس پر تنگ دِل نہ ہوں بلکہ پورے طور پر اسے تسلیم کر لیں۔

اطاعت و اتباع کی عملی شکل سے ایمان کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور تسلیم و رضا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اِسی میں ہو گر خامی تو ایماں نا مکمل ہے

☆☆☆☆☆

سوال 3: قرآن کریم کی کسی ایک آیت کے حوالے سے ختم نبوت کا مفہوم واضح کیجیے۔

جواب: حضور اکرم ﷺ تمام نبیوں اور رسولوں کے آخر میں تشریف لائے۔ نبوت و رسالت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تھا وہ آنحضور ﷺ پر ختم ہو گیا۔ گزشتہ انبیا کی تبلیغ و ہدایت اور نبوت و رسالت ایک علاقے یا ملک تک محدود رہی۔ انہوں نے کبھی عالمگیر دعوت و پیغام کا دعویٰ نہیں کیا لیکن **آپ ﷺ کا پیغام** عالمگیر تھا اور آپ ﷺ کی مخاطب پوری دنیا تھی۔ آپ ﷺ پوری کائنات کے لیے "بشیر" اور "نذیر" بن کر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام مکمل اور محفوظ شکل میں تمام دُنیا کے انسانوں کی ہدایت کے لیے باقی چھوڑا اور کسی نئے نبی یا رسول کے آنے کی ضرورت کو ختم کر دیا۔ اس لیے قرآن حکیم نے آپ ﷺ کو "**خاتم النبیین**" کہا۔ عربی زبان میں "خاتم" کا معنی اس مہر کے ہیں جو لفافے پر اس لیے لگائی جاتی ہے کہ اس میں کوئی کمی بیشی نہ کی جا سکے۔ اس لیے آپ ﷺ کے آنے سے **نبوت و رسالت کا سلسلہ** سربہ مہر ہو گیا اور آپ ﷺ کے بعد اب کوئی نبی نہ آئے گا۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کی گواہی خود حضور ﷺ نے یہ کہہ کر دی:

"میری اور دوسرے انبیا علیہم السلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مکان بنایا اور اسے مکمل کر لیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ پس میں قصرِ نبوت کی وہی **آخری اینٹ** ہوں جس نے اس کی تکمیل کر دی۔ سن لیجیے میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا"۔

حضورِ اکرم ﷺ پوری انسانیت کے لیے ابدی صحیفہ ہدایت لے کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے اتمام کو بھی پہنچا اور اختتام کو بھی کہ ارشاد ہوا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: 3)

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لیے دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا"

دین مکمل، نعمت مکمل اور اسلام رضائے الٰہی کا واضح اظہار رسول اکرم ﷺ کے آخری نبی اور رسول ہونے کا اعلان ہے کہ اب **کسی اور نبی کی ضرورت نہیں** رہی اس لیے کہ احکامِ الٰہی مکمل ہو گئے۔ اب اسوۂ رسول ﷺ کو تا ابد مشعلِ راہ بنانا ہے اور پیغامِ الٰہی کو اپنا دستورِ حیات سمجھنا ہے۔ یہ انسانیت کے لیے شرف بھی ہے کہ اب اسے دائمی ہدایت کا اہل گردانا گیا اور اس کو مرکز آشنا کر دیا گیا کیونکہ رسول اکرم ﷺ سے قبل انبیاء کرام علیہم السلام، علاقوں، قبیلوں یا خاص قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس لیے مختلف معاشرے تشکیل پاتے رہے تھے۔ اب آپ ﷺ کی آمد سے **بین الاقوامیت کا تصور** اُبھرا، ایک مرکز، ایک اسوہ اور ایک صحیفۂ ہدایت نے نسلِ انسانی کو وحدت آشنا کر دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف: 158)

ترجمہ: "فرمادیجیے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول بن کر آیا ہوں" اور یہ کہ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب: 40)

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں آپ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں"

اب انسان کو ہدایت ایک ہی دَر سے ملے گی۔ اب پریشان نظری ختم ہوئی۔ اب تلاش کا مرحلہ تمام ہوا۔ سب کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ اس ایمان کو محبت کا جوہر عطا کرنا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت و اطاعت اور اتباع سے **احکام الٰہی کا پابند** بننا ہے۔ اسی میں دُنیا کی بھلائی ہے اور اسی میں آخرت کی نجات ہے۔

حضور خاتم الانبیا ﷺ سے پہلے بہت سے انبیا آئے لیکن دُنیا آج ان میں سے اکثر کے ناموں سے بھی واقف نہیں۔ قرآن مجید سے پہلے بہت سی کتابیں نازل ہوئیں لیکن آج ان میں سے کوئی بھی اپنی اصل صورت میں باقی نہیں۔ آنحضور ﷺ کی لائی ہوئی کتاب کا ایک ایک حرف محفوظ ہے اور **آپ ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو** روزِ روشن کی طرح صاف اور واضح ہے۔

اللہ کا قانون ہے کہ جس چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی وہ مٹا دی جاتی ہے اور جس شے کی ضرورت ہوتی ہے وہ باقی رکھی جاتی ہے اور اسے مٹنے سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی شریعت کو باقی رکھا گیا اور آپ ﷺ سے پہلے کی شریعتیں یا تو مٹ گئیں یا ان میں اس قدر ردوبدل ہو گیا کہ وہ اپنی اصل صورت میں اب موجود نہیں لیکن **آپ ﷺ کی شریعت محفوظ ہے** اور قرآن حکیم کے الفاظ میں ذرہ برابر ردوبدل نہیں ہوا۔ اس کی حفاظت خود حق تعالیٰ کے ذمے ہے۔ اس لیے یہ قیامت تک محفوظ ہے اور آنحضور ﷺ قیامت تک کے لیے نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔

☆☆☆☆☆

سوال 4: رسول اللہ ﷺ سے محبت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے بعد ہماری محبت کے مستحق اس کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ ہی کی ذات بابرکات کی طفیل ہمیں اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت، دولتِ دین میسر آئی۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کی راہ میں جس قدر تکالیف مجھے دی گئیں کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں اور وہ سب تکالیف آپ ﷺ نے اس غرض سے برداشت کیں کہ اُمت آخرت کی تکالیف سے بچ جائے۔

رسول اللہ ﷺ کی محبت ایمان کا تقاضا ہے۔ قرآن مجید نے اس محبت کا ذکر یوں کیا ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ (الاحزاب:6)

ترجمہ: "نبی اکرم ﷺ مومنوں کے لیے ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں"

مومنوں کو جان اور رسول ﷺ کی محبت و اطاعت میں سے انتخاب کرنا پڑے تو اُن کو جان دے کر بھی محبت کا رشتہ برقرار رکھنا ہے۔

پھر ارشاد ہوا:

لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ (الحجرات:1)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو"

قرآن مجید کی نگاہ میں **رسول اللہ ﷺ کا ادب و احترام ایمان کی جان اور انسانیت کی روح ہے۔** جس طرح عقیدۂ توحید کے ذریعے ایک اللہ پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر یقین رکھ کر آپ ﷺ کے احکام کی اطاعت بھی فرض ہے۔ **رسول کریم ﷺ پر ہمارا ایمان تین حیثیتوں سے ضروری ہے۔**

1۔ آپ ﷺ خدا کے سچے پیغمبر ہیں۔ 2۔ آپ ﷺ کی ہدایت نہایت مکمل ہے۔

3۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی ایسا شخص آئے گا جس پر ایمان لانا ضروری ہو، کیونکہ آپ ﷺ خدا کے آخری پیغمبر ہیں اور صرف آپ ﷺ کی اطاعت ہر ایک پر فرض ہے۔ یہ اس لیے کہ آپ ﷺ کی ذات اللہ تعالیٰ کو پہچاننے اور اس کی مرضی معلوم کرنے کا آخری ذریعہ ہے اور **آپ ﷺ قیامت تک انسانوں کے لیے اللہ کے واحد پیغمبر ہیں۔**

گفتگو میں سلیقہ، عمل میں مطابقت اور رویوں میں اطاعت پیدا ہو گی تو تقویٰ کا حق ادا ہو گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات جاننے کی کوشش کی جائے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

ترجمہ: "تم میں سے کوئی ایمان والا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اپنے آباء، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں" پھر فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ۔

ترجمہ: "تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات ان احکام کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لایا ہوں"

اس سے معلوم ہوا کہ **محبت کا تقاضا** ہے کہ

- اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت میں کوئی اور شریک نہ ہو۔

- رسول اللہ ﷺ کی محبت تمام رشتوں اور تمام تعلقات سے بڑھ کر ہو۔
- رسول اللہ ﷺ سے محبت کالازمی نتیجہ یہ ہو کہ آپ ﷺ کے ارشادات کو تمام ذاتی پسند ناپسند پر ترجیح حاصل ہو۔اسی کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْآ اَعْمَالَكُمْ (محمد: 33)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو"یعنی اطاعت کے بغیر اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

محمد ﷺ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اِسی میں ہو گر خامی تو ایماں نا مکمل ہے

☆☆☆☆☆

3۔ علم کی فرضیت وفضیلت

سوال 1: قرآن کی روشنی میں علم کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: علم کے **معنی** ہیں جاننا اور آگاہ ہونا۔اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے حد احسانات ہیں۔جن میں سے ایک احسان علم ہے جو اس نے اپنے بندوں کو عطا کیا۔رسول اللہ ﷺ پر جو **پہلی وحی** نازل ہوئی اس میں ارشاد ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ
الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ ۙ (العلق: 1-5)

ترجمہ: "اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھیے جس نے پیدا کیا۔جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔پڑھیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ۔

یعنی "طلبِ علم ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔"اس لیے مسلمان پر لازم ہے کہ وہ طلبِ علم میں کوتاہی نہ کرے۔

انسان کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ اُس کو کس نے پیدا کیا ہے اور اس کی **پیدائش کا مقصد** کیا ہے۔انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا ہے کہ اسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں ہر اچھی اور بُری بات کا علم ہو۔علم کے معنی ہیں جاننا یا پہچاننا۔اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق ومالک کا قُرب حاصل کر سکتا ہے۔انسان کی اسی بنیادی ضرورت کے پیش نظر حضورِ اکرم ﷺ نے اس حدیث میں علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر لازمی قرار دیا ہے۔انسان کو جائز،ناجائز اور حلال،حرام میں فرق کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی پر عمل کے لیے ضروری ہے کہ ہم **لڑکیوں کی تعلیم و تربیت** پر بھی پوری توجہ دیں تا کہ کوئی بچی اَن پڑھ اور جاہل نہ رہے۔ انسان اس وقت تک اپنے مقام اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو جان نہیں سکتا جب تک وہ علم کی جستجو کی راہ پر گامزن نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنے فرائض و ذمہ داریوں کے متعلق جواب دہی کرنی ہے اس لیے ہر نیکی اور گناہ کا، اچھائی اور برائی کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے تب ہی ہم دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا٥ ترجمہ: "اے نبی ﷺ! کہہ دیجیے، اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔"

انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور نائب ہے۔ اسے علم کی ہی وجہ سے **باقی مخلوقات پر یہ فضیلت** حاصل ہے۔ علم ہی کی وجہ سے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس سے واضح ہوا کہ علم انسان کے لیے عظمت کی بنیاد ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ: (اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا) یعنی میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

آپ ﷺ اپنے **علم میں اضافے کے لیے یہ دعا** فرمایا کرتے: (رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا) ترجمہ: میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

علم کی اشاعت کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کی کوششوں کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ غزوۂ بدر کے بعد جو کافر قیدی آزاد ہونے کے لیے فدیہ نہ دے سکے ان سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں، تو انہیں آزاد کر دیا جائے گا۔

آپ ﷺ نے **خواتین کو بھی علم حاصل کرنے کی تاکید** فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ طلبِ علم ہر مسلمان پر فرض ہے (خواہ وہ مرد ہو یا عورت) اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ علم و حکمت مومن کی متاعِ گم گشتہ ہے جہاں سے میسر ہو، حاصل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ وہی اس کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں دو مجلسیں ہو رہی تھیں۔ ایک حلقہ ذکر تھا اور دوسرا حلقہ علم۔ آپ ﷺ نے دونوں کی تعریف کی اور پھر **علم کی مجلس** میں شریک ہو گئے اور فرمایا کہ یہ پہلی مجلس سے بہتر ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم **جنت کی پھلواریوں** میں سے گزرو، تو ان سے جی بھر کر فائدہ اٹھایا کرو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا: جنت کی پھلواریاں کیا ہیں؟ فرمایا: علم کی مجلسیں۔

علم عظمت اور سربلندی کا ذریعہ ہے۔ زیورِ علم سے آراستہ لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالم اور جاہل برابر نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ جو لوگ نورِ ایمان سے منور ہو کر علم سے کام لیتے ہیں ان کے بارے میں فرمایا:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (المجادلة: 11)

یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا اللہ ان کے درجات بلند فرمائے گا۔

☆☆☆☆☆

سوال2: احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں حصولِ علم کی اہمیت پر نوٹ لکھئے۔

جواب: مسلمان کو علم کی طرف سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ قرآن نے دین کے بنیادی احکام کے ساتھ ساتھ دنیاوی فلسفۂ تاریخ، غذا اور غذائیت اور سائنسی علوم پر غور و فکر کی بھی دعوت دی ہے۔ رزق حلال بھی اسلام کا تقاضا ہے۔ اس لیے مومن کو معاشی علوم و فنون سے بھی غافل نہیں ہونا چاہیے۔ بندۂ مومن کی عبادات کا مقصد تقویٰ اور رضاء الٰہی کا حصول ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (الفاطر: 28)

"اللہ کے بندوں میں سے اہلِ علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔" یہ بھی ضروری ہے کہ جو علم حاصل ہوا ہے۔ اسے آگے پھیلایا جائے۔ دیے سے دیے کو جلایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً ترجمہ: مجھ سے ایک آیت بھی سنو تو اسے آگے پہنچا دو، اس کی تبلیغ کرو۔

اسی طرح آخری حج کے موقع پر ارشاد فرمایا:

فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ ترجمہ: "جو حاضر ہے وہ اس تک میری یہ تعلیم پہنچا دے جو یہاں نہیں"

اور پھر حصولِ علم کے لیے عمر کی بھی کوئی قید نہیں۔ آپ ﷺ نے ماں کی گود سے قبر میں اترنے تک حصولِ علم کا عمل جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِ اِلَی اللَّحْدِ ترجمہ: ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔ یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ مومن علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا، حتیٰ کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں دو مجلسیں ہو رہی تھیں۔ ایک حلقہ ذکر تھا اور دوسرا حلقہ علم۔ آپ ﷺ نے دونوں کی تعریف کی اور پھر **علم کی مجلس** میں شریک ہو گئے اور فرمایا کہ یہ پہلی مجلس سے بہتر ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم **جنت کی پھلواریوں** میں سے گزرو، تو ان سے جی بھر کر فائدہ اٹھایا کرو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا: جنت کی پھلواریاں کیا ہیں؟ فرمایا: علم کی مجلسیں۔

مندرجہ ذیل چند روایات سے علم کی اہمیت یوں واضح ہوتی ہے:۔

علم حاصل کرو اللہ کے لیے علم حاصل کرنا نیکی ہے۔ **علم کی طلب عبادت ہے۔** اس میں مصروف رہنا، تحقیق اور بحث و مباحثہ کرنا جہاد ہے۔ علم سکھاؤ تو صدقہ ہے۔ علم تنہائی کا ساتھی، فراخی اور تنگدستی میں رہنما، غم خوار دوست اور بہترین ہم نشین ہے۔ علم جنت کا راستہ بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم ہی کے ذریعے قوموں کو سربلندی عطا فرماتا ہے۔ لوگ علماء کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز ان کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔ کیونکہ علم دلوں کی زندگی ہے اور اندھوں کے لیے بینائی ہے۔ علم جسم کی توانائی اور قوت ہے۔ علم کے ذریعے انسان فرشتوں کے اعلیٰ درجات تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور و خوض کرنا روزے کے برابر ہے۔ علم ہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی صحیح اطاعت اور عبادت کی جا سکتی ہے۔ علم سے انسان **معرفتِ الٰہی** حاصل کرتا ہے۔ اس کی بدولت انسان اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ علم ایک پیش رو اور رہبر ہے اور عمل اس کے تابع ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو علم حاصل کرتے ہیں اور بد قسمت ہیں وہ لوگ جو اس سعادت سے محروم رہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ ترجمہ: علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

انسان کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ اُس کو کس نے پیدا کیا ہے اور اس کی پیدائش کا مقصد کیا ہے۔انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا ہے کہ اسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں **ہر اچھی اور بُری بات کا علم** ہو۔ علم کے معنی ہیں جاننا یا پہچاننا۔ اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق و مالک کا قُرب حاصل کر سکتا ہے۔ انسان کی اسی بنیادی ضرورت کے پیشِ نظر حضورِ اکرم ﷺ نے اس حدیث میں علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازمی قرار دیا ہے۔ انسان کو جائز، ناجائز اور حلال، حرام میں فرق کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی پر عمل کے لیے ضروری ہے کہ ہم **لڑکیوں کی تعلیم و تربیت** پر بھی پوری توجہ دیں تا کہ کوئی بچی اَن پڑھ اور جاہل نہ رہے۔ انسان اس وقت تک اپنے مقام اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو جان نہیں سکتا جب تک وہ علم کی جستجو کی راہ پر گامزن نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنے فرائض و ذمہ داریوں کے متعلق جواب دہی کرنی ہے اس لیے ہر نیکی اور گناہ کا، اچھائی اور برائی کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے تب ہی ہم دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔

حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے: "جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں کسی راستہ پر لے جاتا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال 3: قرآن و حدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت بیان کیجیے۔

جواب: انسان کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ اُس کو کس نے پیدا کیا ہے اور اس کی **پیدائش کا مقصد** کیا ہے۔ انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا ہے کہ اسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں ہر اچھی اور بُری بات کا علم ہو۔ علم کے معنی ہیں جاننا یا پہچاننا۔ اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق و مالک کا قُرب حاصل کر سکتا ہے۔ انسان کی اسی بنیادی ضرورت کے پیشِ نظر حضورِ اکرم ﷺ نے اس حدیث میں علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازمی قرار دیا ہے۔ انسان کو جائز، ناجائز اور حلال، حرام میں فرق کا علم ہونا بہت ضروری ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی پر عمل کے لیے ضروری ہے کہ ہم **لڑکیوں کی تعلیم و تربیت** پر بھی پوری توجہ دیں تا کہ کوئی بچی اَن پڑھ اور جاہل نہ رہے۔ انسان اس وقت تک اپنے مقام اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو جان نہیں سکتا جب تک وہ علم کی جستجو کی راہ پر گامزن نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنے فرائض و ذمہ داریوں کے متعلق جواب دہی کرنی ہے اس لیے ہر نیکی اور گناہ کا، اچھائی اور برائی کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے تب ہی ہم دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۝ ترجمہ: "اے نبی ﷺ! کہہ دیجیے، اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔"

1۔عظمت اور سربلندی کا ذریعہ: علم عظمت اور سربلندی کا ذریعہ ہے۔ زیورِ علم سے آراستہ لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالم اور جاہل برابر نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہوسکتے ہیں؟ جو لوگ نورِ ایمان سے منور ہو کر علم سے کام لیتے ہیں ان کے بارے میں فرمایا:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (المجادلة: 11)

یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا اللہ ان کے درجات بلند فرمائے گا۔

2۔جنت کی پھلواریاں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں دو مجلسیں ہو رہی تھیں۔ ایک حلقہ ذکر تھا اور دوسرا حلقہ علم۔ آپ ﷺ نے دونوں کی تعریف کی اور پھر علم کی مجلس میں شریک ہو گئے اور فرمایا کہ یہ پہلی مجلس سے بہتر ہے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم جنت کی پھلواریوں میں سے گزرو، تو ان سے جی بھر کر فائدہ اٹھایا کرو۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا: جنت کی پھلواریاں کیا ہیں؟ فرمایا: علم کی مجلسیں۔

3۔علم کی اہمیت وفضیلت: مندرجہ ذیل چند روایات سے علم کی اہمیت اور فضیلت یوں واضح ہوتی ہے:۔

علم حاصل کرو اللہ کے لیے علم حاصل کرنا نیکی ہے۔ علم کی طلب عبادت ہے۔ اس میں مصروف رہنا، تحقیق اور بحث و مباحثہ کرنا جہاد ہے۔ علم سکھاؤ تو صدقہ ہے۔ علم تنہائی کا ساتھی، فراخی اور تنگدستی میں رہنما، غم خوار دوست اور بہترین ہم نشین ہے۔ علم جنت کا راستہ بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم ہی کے ذریعے قوموں کو سربلندی عطا فرماتا ہے۔ لوگ علماء کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز ان کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔ کیونکہ علم دلوں کی زندگی ہے اور اندھوں کے لیے بینائی ہے۔ علم جسم کی توانائی اور قوت ہے۔ علم کے ذریعے انسان فرشتوں کے اعلیٰ درجات تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور و خوض کرنا روزے کے برابر ہے۔ علم ہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی صحیح اطاعت اور عبادت کی جاسکتی ہے۔ علم سے انسان معرفتِ الٰہی حاصل کرتا ہے۔ اس کی بدولت انسان اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ علم ایک پیش رو اور رہبر ہے اور عمل اس کے تابع ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو علم حاصل کرتے ہیں اور بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس سعادت سے محروم رہتے ہیں۔

4۔حکمت کے موتی: اسلام اپنے ماننے والوں کو درس دیتا ہے کہ علم کی تلاش میں نکلو اور حکمت کے موتی جہاں سے ملیں انہیں حاصل کرو۔ علم کی فضیلت اس امر سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ حکومت اور سلطنت سے اسی قوم کو سربلند فرمایا جسے علم و عمل میں برتری حاصل تھی۔ اسی اصول کی بنا پر حضرت آدم علیہ السلام بھی ملائکہ پر فضیلت لے گئے۔ علم ہی کی بنا پر مسلمان تمام دنیا پر چھا گئے تھے۔ مگر جب انہوں نے قرآن کی تعلیمات کو چھوڑا اور علم کی روشنی سے دور ہوئے، زوال کا شکار ہو گئے۔

5۔رسول اللہ ﷺ کی دُعا: رسول اللہ ﷺ روزانہ صبح و شام جو دعائیں مانگا کرتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا۔

یعنی اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم کی درخواست کرتا ہوں۔ اسی طرح یہ بھی مسنون دعا ہے کہ اے اللہ جو علم تو نے ہمیں دیا ہے، اسے ہمارے لیے مفید بنا اور ہمیں ایسا علم عطا فرما جو ہمیں نفع پہنچائے۔ ہم سب کی بھی دُعا ہونی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی علم عطا فرمائے اور اس پر عمل اور اس کی اشاعت کی توفیق بھی نصیب فرمائے (آمین)۔

☆☆☆☆☆

4۔ زکوٰۃ (فرضیت، اہمیت اور مصارف)

سوال 1: زکوٰۃ کا مفہوم اور اس کی فرضیت بیان کیجیے۔

جواب: زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں پاک ہونا، نشوونما پانا اور بڑھنا۔ یہ مالی عبادت دین اسلام کا ایک رُکن ہے جو ایک صاحبِ نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور آخرت میں اجر و ثواب ملتا ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن کریم میں اکثر مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں "اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ" نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو، کا حکم بار بار دہرایا گیا ہے۔

انسانی معاشرے کی تشکیل میں **نظامِ معیشت** بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو نظامِ معاشرت کی طرح نظامِ معیشت کے بھی بہترین ضابطے عطا فرمائے ہیں۔ اگر ان ضابطوں پر عمل کیا جائے تو معاشی عدل قائم رہتا ہے اور ان کو ترک کر دینے سے ناانصافی جنم لیتی ہے جو متعدد خرابیوں کا باعث بنتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ معاشی نظام میں زکوٰۃ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ **زکوٰۃ کی اہمیت** کا اندازہ کچھ اس سے بھی ہوتا ہے کہ قرآن میں اکثر مقامات پر ادائیگی نماز کے ساتھ ہی ادائیگی زکوٰۃ کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ نماز اگر بدنی عبادت ہے تو زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔ نظامِ زکوٰۃ کی اسی حیثیت کے پیشِ نظر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں سے باوجود یہ کہ وہ کلمہ گو تھے جہاد کیا اور فرمایا کہ میں اپنی زندگی میں ان دونوں فرائض کی تعمیل میں کوئی فرق نہیں ہونے دوں گا۔

جو انسان زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نہ صرف اپنے مال کو پاک کر لیتا ہے بلکہ اس کے ذریعے اپنے دل کو بھی دولت کی ہوس سے پاک کرتا ہے اور دولت کے مقابلے میں اس رب کی محبت کو اپنے دِل میں جگہ دیتا ہے جس کے حکم پر وہ دولت کو قربان کر رہا ہے۔ ادائیگی زکوٰۃ اسے یہ بھی یاد دلاتی ہے کہ جو دولت وہ کماتا ہے وہ حقیقت میں اس کی ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانت ہے۔ یہ احساس اسے معاشی بے راہ روی سے بچاتا اور اس کے تمام اعمال کو **احکامِ الٰہی** کا تابع کرتا ہے۔ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ارشاد کے مطابق معاشی معاملات دین کا اہم حصہ ہیں۔ جب انسان دولت جیسی نعمت اللہ تعالیٰ کے حکم پر خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ایثار کی قدر کرتے ہوئے اس خرچ شدہ مال کو اپنے ذمے قرض قرار دیتا ہے۔ اور وعدہ فرماتا ہے کہ بندے کا یہ قرض وہ کئی گنا بڑھا کر واپس کرے گا۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ۙ (سورۃ التغابن:17)

ترجمہ: اگر قرض دو اللہ کو اچھی طرح پر قرض دینا تو وہ دوچند کرے اس کو تمہارے لیے اور تم کو بخشے اور اللہ قدردان ہے اور تحمل والا۔

جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر (جمع کر کے، خزانہ بنا کر) رکھتے ہیں اور اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔ اس (قیامت کے) دِن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی۔ (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو۔ اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔" (التوبہ:34-35)

☆☆☆☆☆

سوال 2: زکوٰۃ کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھئے۔

جواب: زکوٰۃ ایک مالی عبادت اور دینِ اسلام کا ایک اہم رُکن ہے۔ زکوٰۃ ایک صاحبِ نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے۔

1۔ایک واقعہ: زکوٰۃ کی اہمیت اس واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک مرتبہ ایک گروہ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام کی تعلیمات دریافت کیں، تو آپ ﷺ نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔

2۔حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) **کا جہاد:** رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد جب بعض لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

3۔قرآن کی وعید: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس کا اندازہ قرآن مجید کی ان آیات سے لگایا جا سکتا ہے۔

"جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر (جمع کر کے، خزانہ بنا کر) رکھتے ہیں اور اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔ اس (قیامت کے) دِن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی۔ (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو۔ اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔" (التوبہ: 34-35)

4۔سماجی فلاح و بہبود کا ذریعہ: زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے اور اس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کی بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے دِل سے مال کی محبت مٹ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا جذبہ غالب آ جاتا ہے۔ غریبوں سے ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے اور دولت کے گردش میں آنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

5۔معاشی اہمیت: چونکہ سودی نظام معیشت میں محنت کے مقابلے میں سرمایہ کی افادیت کہیں زیادہ ہے اس لیے محنت کش اور کارکن طبقہ مسلسل غریب سے غریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور سرمایہ دار مختلف طریقوں سے اس کی دولت ہتھیاتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح معاشی نظام مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔ زکوٰۃ اس صورت حال کا بہترین حل ہے۔ اس نظام کے ذریعے دولت ایک دھارا امیر طبقے سے غریب طبقے کی جانب بھی مڑ جاتا ہے۔ جس سے غریب کی معاشی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

6۔معاشرتی اہمیت: معاشرے میں دولت کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو انسانی جسم میں خون کی۔ اگر یہ سارا خون صرف دِل (یعنی مالدار طبقے) میں جمع ہو جائے تو پورے اعضائے جسم (یعنی عوام) کو مفلوج کر دینے کے ساتھ ساتھ خود دِل کے لیے بھی مضر ثابت ہو گا۔ معاشرے میں زکوٰۃ کے نظام پر عمل کرنے سے معاشرتی خوشحالی اور توازن قائم رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆

سوال3: قرآنی تعلیمات کی روشنی میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیجیے۔

جواب: زکوٰۃ ایک مالی عبادت اور دینِ اسلام کا ایک اہم رُکن ہے۔ زکوٰۃ ایک صاحبِ نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے۔ قرآن حکیم نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں:۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ والْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (التوبۃ: 60)

"زکوٰۃ تو غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کے محکمے میں کام کرنے والوں اور ان لوگوں کے لیے ہے جن کے دِلوں کو اسلام کی طرف جوڑنا ہے اور گردن چھڑانے میں (غلاموں کو آزاد کرانا) جو تاوان بھریں (قرض دار) اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے سلسلے میں۔ یہ اللہ کی طرف سے ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔"

اس آیت مبارکہ کی روشنی میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف یہ ہیں:

1۔ فُقراء (تنگ دست لوگ)
2۔ مساکین (بنیادی ضرورتوں سے محروم لوگ)
3۔ عاملین (زکوٰۃ کے محکمے کے ملازمین)
4۔ تالیفِ قلب (اُن لوگوں کی مدد / اَعانت جو نَو مسلم ہوں)
5۔ رقاب (غلاموں اور قیدیوں کی آزادی)
6۔ غارمین (قرض دار)
7۔ فی سبیل اللہ
8۔ ابن السّبیل (مسافر جو حالتِ سفر میں مالکِ نصاب نہ ہو)

زکوٰۃ دیتے وقت پہلے اپنی قریبی رشتہ داروں کا خیال رکھا جائے۔ باہر کے لوگوں کو بعد میں دی جائے۔ اسی طرح جو لوگ خود بڑھ کر سوال نہیں کرتے غربت کے باوجود خوددار اور غیرت مند ہوتے ہیں انہیں تلاش کرکے زکوٰۃ و صدقات دیے جائیں۔

☆☆☆☆☆

سوال4: زکوٰۃ ادانہ کرنے والوں کو قرآن نے کیا وعید سنائی ہے؟

جواب: زکوٰۃ ایک مالی عبادت اور دینِ اسلام کا ایک اہم رُکن ہے۔ زکوٰۃ ایک صاحبِ نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے۔ زکوٰۃ ادانہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس کا اندازہ قرآن مجید کی ان آیات سے لگایا جاسکتا ہے۔

"جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر (جمع کرکے، خزانہ بنا کر) رکھتے ہیں اور اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔ اس (قیامت کے) دِن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی۔ (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لیے جمع کرکے لائے ہو۔ اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔" (التوبہ: 34-35)

☆☆☆☆☆

سوال5: زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے؟

جواب: زکوٰۃ ان لوگوں پر فرض ہے جن کے پاس ایک خاص مقدار میں سونا، چاندی، روپیہ یا سامانِ تجارت ہو۔ اس خاص مقدار کو "نصاب" اور ایسے لوگوں کو "صاحبِ نصاب" کہتے ہیں۔ مختلف اشیاء کا نصاب یہ ہے:

1۔ سونا:	ساڑھے سات تولے۔
2۔ چاندی:	ساڑھے باون تولے۔
3۔ روپیہ، پیسہ اور سامان تجارت:	سونے چاندی دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر۔

☆☆☆☆☆

سوال6: زکوٰۃ کی ادائیگی کے چند اُصول (مسائل) بیان کیجیے؟

جواب: ادائیگی زکوٰۃ کے چند اُصول (مسائل) درج ذیل ہیں:

1۔ زکوٰۃ صرف مسلمانوں ہی سے لی جاتی ہے۔

2۔ کسی مال پر زکوٰۃ کی ادائیگی اُس وقت فرض ہوتی ہے جب اُسے جمع کیے ہوئے پورا ایک سال گزر چکا ہو۔

3۔ وہ عزیز و اقارب جن کی کفالت شرعاً فرض ہے، مثلاً ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، شوہر، بیوی وغیرہ انہیں زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ البتہ دُور کے عزیز، غیروں کے مقابلے میں قابلِ ترجیح ہیں۔

4۔ عام حالات میں ایک بستی کی زکوٰۃ خود اسی بستی میں تقسیم ہونی چاہیے۔ البتہ اس بستی میں مستحقِ زکوٰۃ کے نہ ہونے یا کسی دوسری بستی میں ہنگامی صورتِ حال، مثلاً سیلاب، زلزلہ قحط وغیرہ کے مواقع پر زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

5۔ زکوٰۃ دینے والوں کو چاہیے کہ زکوٰۃ لینے والے کے مستحقِ زکوٰۃ ہونے کا ممکن حد تک اطمینان کر لیں۔

6۔ زکوٰۃ کی رقم سے ضرورت کی اشیاء بھی خرید کر دی جا سکتی ہیں۔

7۔ مستحقِ زکوٰۃ کو بتانا بھی ضروری نہیں کہ یہ پیسہ یا مال زکوٰۃ کا ہے۔

الحمدللہ! ہمارے ملک میں نظامِ زکوٰۃ کا نفاذ ہو چکا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس کی کامیابی کے لیے ہر ممکن تعاون کریں تاکہ اس کی برکت سے ہمارا معاشرہ دنیا کے لیے مشعلِ راہ بن سکے۔ زکوٰۃ کے جملہ فوائد و ثمرات تب ہی ظاہر ہو سکتے ہیں جب ہر صاحب مال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو اپنا لائحہ عمل بنائے اور اسلام کے فیض رسانی اور نفع بخشی کے جذبہ کو ملحوظ خاطر رکھے۔ خصوصاً زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم کا نظام اجتماعی طور پر قائم و دائم ہو۔

☆☆☆☆☆

ٹاپ سٹڈی نوٹس
9th Islamiat
Notes
اسلامیات کلاس نہم
معروضی و مختصر جوابی سوالات

کثیرالانتخابی سوالات

1۔ قرآن کے مطابق آج ہم نے تمہارے لیے مکمل کر دیا:
(a) قرآن کو (b) دین کو (c) حدیث کو (d) آیات کو

2۔ اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے:
(a) دنیا کا (b) والدین کا (c) دوسرے دین کا (d) ایمان کا

3۔ قرآن کی نقول مختلف شہروں میں بھجوائیں:
(a) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (b) حضرت علی رضی اللہ عنہ
(c) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (d) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

4۔ تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی کتاب:
(a) زبور (b) المسلم (c) القرآن (d) البخاری

5۔ حدیث کے مطابق تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس (تعلیم) کے مطابق نہ ہو جائے جو:
(a) پہلی کتابوں میں ہے (b) رسم ورواج میں ہے
(c) میں لایا ہوں (d) اولیاء اللہ نے فرمایا ہے

6۔ حدیث کے مطابق افضل عمل ہے:
(a) لا الہ الا اللہ (b) الحمدللہ (c) سبحان اللہ (d) ماشاء اللہ

7۔ اَعِدُّوْا کا مطلب ہے:
(a) بھاگ جاؤ (b) جھک جاؤ (c) مدد کرو (d) تیار کرو

8۔ سورۃ انفال کے مطابق شیطان نے کافروں سے کہا کہ میں تمہارا ہوں:
(a) رفیق (b) فوجی (c) مقابل (d) دشمن

9۔ کافر لوگ ہانکے جائیں گے:
(a) جنت کی طرف (b) دوزخ کی طرف (c) میدان جنگ کی طرف (d) مکے کی طرف

10۔ سورۃ انفال کے مطابق اس وقت کو یاد کرو جب تم مکہ میں:
(a) کثیر تھے (b) غریب تھے (c) قلیل تھے (d) امیر تھے

11۔ حدیث کے مطابق جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا احترام نہ کرے وہ:
(a) ہم میں سے نہیں (b) مومن نہیں (c) مسلمان نہیں (d) متقی نہیں

12۔ اُوْلُوْالْاَرْحَامِ کے معنی ہیں:

(a) ماں کے رشتہ دار (b) باپ کے رشتہ دار (c) خون کے رشتہ دار (d) جگری دوست

13۔ مالِ غنیمت میں اللہ اور رسول ﷺ کا حصہ ہے:
(a) سارا (b) پانچواں (c) تیسرا (d) نصف

14۔ یُرِیْدَ کا مطلب ہے:
(a) چاہتا ہے (b) رد کرتا ہے (c) کہتا ہے (d) جانتا ہے

15۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال میں کہا، "اے نبی ﷺ مسلمانوں کو ترغیب دو:
(a) زکوٰۃ کی (b) نماز کی (c) اچھے اعمال کی (d) جہاد کی

16۔ جنت کی پھلواریاں ہیں:
(a) نعت کی مجلسیں (b) علم کی مجلسیں (c) خاندانی مجلسیں (d) نماز کی مجلسیں

17۔ قرآن پاک کی پہلی وحی شروع ہوتی ہے:
(a) اقرا (b) الم (c) الناس (d) الحمد للہ

18۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور ضائع نہ کرو:
(a) وقت (b) دولت (c) وسائل (d) اعمال

19۔ قرآن پاک تقریباً۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سال میں نازل ہوا۔
(a) 21 (b) 23 (c) 20 (d) 24

20۔ نفرت کو محبت میں بدلا جا سکتا ہے:
(a) دولت سے (b) تلوار سے (c) حسن اخلاق سے (d) اختیار سے

21۔ ناجائز کام میں ساتھ نہ دیں اپنی:
(a) دوستوں کا (b) بھائیوں کا (c) قوم کا (d) دشمن کا

22۔ حضور ﷺ کی اطاعت کے بغیر اعمال:
(a) فائدہ دیتے ہیں (b) ضائع ہو جاتے ہیں (c) زیادہ ہو جاتے ہیں (d) قابل قبول نہیں

23۔ ماں کی گود سے قبر تک علم حاصل کرو۔ یہ عبارت ہے:
(a) قرآنی آیت (b) حدیث شریف
(c) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول (d) اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا قول

24۔ مصارفِ زکوٰۃ میں ابن السبیل سے مراد ہے:
(a) قیدی (b) غریب (c) مسافر (d) قرض دار

25۔ مجاہد لوگ مالِ غنیمت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں:

(a) مسلمانوں سے (b) اہل مکہ سے (c) حضور ﷺ سے (d) اللہ تعالیٰ سے

26۔ سورۃ انفال میں ذکر ہے غزوہ:

(a) تبوک (b) خیبر (c) اُحد (d) بدر

27۔ سورۃ انفال کے مطابق سو مسلمان کتنے کافروں پر غالب ہوتے ہیں؟

(a) 100 (b) 300 (c) 500 (d) 1000

28۔ حدیث کے مطابق جہنم کا ایندھن ہوں گے:

(a) رشوت دینے والا (b) رشوت لینے والا (c) یہ دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

29۔ اشرف المخلوقات ہے:

(a) جن (b) فرشتہ (c) شیر (d) انسان

30۔ تَصۡدِيَةٌ کا معنی ہے:

(a) سیٹیاں (b) تالیاں (c) باجے (d) ساز

31۔ اے نبی ﷺ آپ کے لئے کافی ہے:

(a) جبرائیل علیہ السلام (b) عزرائیل علیہ السلام (c) اللہ تعالیٰ (d) صحابہ کرام

32۔ اٰوَدٰا کے معنی ہیں:

(a) دولت دی (b) پناہ دی (c) مدد دی (d) جائیداد دی

33۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدتر لوگ ہیں:

(a) جاہل (b) مالدار (c) غریب (d) کافر

34۔ زکوۃ کے مصارف ہیں:

(a) 5 (b) 8 (c) 3 (d) 10

35۔ زکوۃ بہترین ذریعہ ہے:

(a) سماجی بہبود کا (b) سیاسی بہبود کا

(c) اخلاقی بہبود کا (d) بے روزگاروں کی بہبود کا

36۔ انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا ہے:

(a) فرشتہ (b) علم بردار (c) خلیفہ (d) نگہبان

37۔ پہلی وحی میں آیات کی تعداد ہے:

(a) 3 (b) 4 (c) 5 (d) 6

38۔ رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں ہیں:

(a) جنتی (b) جہنمی (c) بھٹکے ہوئے (d) کافر

39۔ اَلنُّعَاسُ کا معنی ہے:

(a) اونگھ (b) موت (c) خوف (d) خوشی

40۔ "شَرِّدْ" سے مراد ہے:

(a) جگادو (b) سُلادو (c) بٹھادو (d) بھگادو

41۔ "اَسْرٰی" کا معنی ہے:

(a) جلدباز (b) چور (c) قیدی (d) نیک

42۔ "اَلْاَنْفَالُ" کا مطلب ہے:

(a) دولت (b) مال غنیمت (c) رزق حلال (d) اولاد

43۔ مسجد الحرام کے متولی ہیں:

(a) قریش (b) پرہیز گار (c) مہاجرین (d) بنوہاشم

44۔ وہ مسلمان جو میدانِ جنگ میں لڑائی سے منہ پھیرلے گا اُس کا ٹھکانہ ہے:

(a) دوزخ (b) جنت (c) قبرستان (d) گھر

45۔ پرہیز گار مومن کے اللہ مٹادے گا:

(a) دوزخ (b) گناہ (c) انعامات (d) عقیدہ

46۔ سورۃ الانفال میں رکوع کی تعداد ہے:

(a) 5 (b) 6 (c) 8 (d) 10

47۔ سورۃ الانفال کے مطابق خسارہ پانے والے ہیں:

(a) بزدل (b) ناپاک (c) چور (d) ڈاکو

48۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ساتھ ہے:

(a) صبر کرنے والوں کے (b) سوچنے والوں کے
(c) مزدوری کرنے والوں کے (d) سالاروں کے

49۔ سورۃ الانفال کی آیات ہیں:

(a) 74 (b) 75 (c) 76 (d) 77

50۔ "دَابِرَ" کے معنی ہیں:

(a) شاخ (b) تنا (c) جڑ (d) گچھا

51۔ "غَرَّ" کا مطلب ہے:

(a) خبط میں ڈالا (b) قید میں ڈالا (c) دھوکہ دیا (d) مٹادیا

52۔ اے نبی ﷺ! مسلمانوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی ترغیب دیجئے۔

(a) نماز (b) زکوٰۃ (c) حج (d) جہاد

53۔ "رمیت" کا مطلب ہے:

(a) تونے پھینکا (b) تونے کھایا (c) تونے پیا (d) تونے توڑا

54۔ اللہ تعالیٰ نے جنگِ بدر میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فرشتوں سے مسلمانوں کی مدد کی۔

(a) 1000 (b) 2000 (c) 3000 (d) 5000

55۔ "یوم الفرقان" کہا گیا ہے:

(a) غزوۂ احزاب کا دن (b) غزوۂ اُحد کا دن (c) غزوۂ تبوک کا دن (d) غزوۂ بدر کا دن

56۔ "مُکَآءً" کے معنی ہیں:

(a) رونا (b) سیٹی بجانا (c) تالیاں بجانا (d) مسکرانا

57۔ "عَذَابَ الْحَرِيْقِ" کا معنی ہے:

(a) عذاب پتھر (b) عذاب پانی (c) عذاب آتش (d) عذاب ہوا

58۔ "عِشْرُوْنَ" کا معنی ہے:

(a) 10 (b) 20 (c) 100 (d) 200

59۔ "کٰرِھُوْنَ" کے معنی ہیں:

(a) وہ ناگواری محسوس کرتے ہیں (b) وہ خوش ہوتے ہیں
(c) وہ ہانکے جاتے ہیں (d) وہ ڈرتے ہیں

60۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ایمان والوں کے ڈر جاتے ہیں:

(a) آنکھیں (b) کان (c) دل (d) پھیپھڑے

61۔ سورۃ الاحزاب کے مطابق، اے ایمان والو! تم بھی نبی کریم ﷺ پر بھیجا کرو:

(a) صرف صلوٰۃ (b) صرف سلام (c) درود اور سلام (d) دُعا

62۔ "جَنَحُوْا" کا معنی ہے:

(a) وہ مائل ہوئے (b) تم مائل ہوئے (c) وہ مائل ہوا (d) میں مائل ہوا

63۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کو حکم ہوا کہ وہ کفار کے توڑ دیں:

(a) بازو (b) گردن (c) پور پور (d) پاؤں

64۔ سورۃ الانفال میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کو فتنہ کہا گیا ہے۔

(a) دولت (b) عورت (c) دنیا (d) اولاد اور دولت

65۔ حضور ﷺ نے کس ہتھیار سے دشمن کو زیر کیا؟

(a) تلوار (b) نیزہ (c) خنجر (d) حسن اخلاق

66۔ کامل ایمان والا وہ ہے جو:

(a) پڑھا لکھا ہو (b) اچھے اخلاق والا ہو (c) پرہیز گار ہو (d) مسلمان ہو

67۔ ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کس جانور کی مثال ہے؟

(a) اونٹ (b) بیل (c) گھوڑا (d) دنبہ

68۔ حدیث کی رُو سے جہنم کا ایندھن ہے:

(a) رشوت دینے والا (b) رشوت لینے والا (c) a اور b دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

69۔ اَفۡضَلُ الدُّعَا ہے:

(a) استغفار (b) دعائے قنوت (c) دعائے جنازہ (d) صبر

70۔ انسان کو چاہیے کہ دوسروں کی خطاؤں اور غلطیوں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کرے۔

(a) بحث (b) موازنہ (c) بغض (d) درگزر

71۔ قرآن مجید انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق کرتا ہے:

(a) عبادات (b) بیان (c) رہنمائی (d) حفاظت

72۔ حدیث مبارکہ میں تکمیل ایمان کے اصول بیان کیے گئے ہیں:

(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

73۔ اِلٰہٌ سے مراد ایسی ذات ہے جس کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی جائے۔

(a) حفاظت (b) اطاعت (c) نگہبانی (d) عبادت

74۔ محبت اور بغض رکھنا چاہیے:

(a) اللہ کے لئے (b) رسول ﷺ کے لئے

(c) صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے (d) اُمت مسلمہ کے لئے

75۔ "اَلرَّاشِیُ" کا لفظی مطلب ہے:

(a) رشوت لینے والا (b) رشوت دینے والا (c) قرض دہندہ (d) مالک

76۔ رشوت کا چلن عام ہوتا ہے جب ختم ہو جائے:

(a) عدل وانصاف (b) تعلیم (c) نیکی (d) رہنمائی

77۔ علم کے معنی ہیں:
(a) عدل کرنا (b) محبت کرنا (c) جاننا (d) احسان کرنا

78۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں بھیجا گیا ہوں:
(a) معلم بنا کر (b) طالب علم بنا کر (c) انسان بنا کر (d) فرشتہ بنا کر

79۔ کس خلیفہ نے منکرینِ زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا؟
(a) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (b) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
(c) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (d) حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ

80۔ زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں:
(a) پاک ہونا (b) نشوونما پانا (c) بڑھنا (d) یہ تمام

81۔ "رِجَالٌ" کے معنی ہیں:
(a) مرد (b) عورتیں (c) بچے (d) جوان

82۔ انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا ہے:
(a) علم بردار (b) فرشتہ (c) خلیفہ (d) نگہبان

83۔ علم کی طلب ہے:
(a) عبادت (b) امانت (c) دیانت (d) صداقت

84۔ سابقہ انبیاء پر نازل شدہ کتابیں نہیں رہیں:
(a) تبدیل شدہ (b) محفوظ (c) تحریف شدہ (d) لکھی ہوئیں

85۔ اللہ کے بندوں میں سے ------------ ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔
(a) جاہل (b) اہل علم (c) غریب (d) امیر

86۔ مُھَیْمِنٌ کا معنی ہے:
(a) مہربان (b) نگہبان (c) ایمان لانے والے (d) تبلیغ کرنے والے

87۔ قرآن مجید کتاب ہے:
(a) پہلی (b) آخری (c) دوسری (d) تیسری

88۔ قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا:
(a) اللہ تعالیٰ نے (b) فرشتوں نے (c) جنوں نے (d) انسانوں نے

89۔ سماجی فلاح و بہبود کا سب سے اچھا ذریعہ ہے:
(a) نماز (b) اخلاق (c) زکوٰۃ (d) تعلیم

90۔ زکوٰۃ دیتے وقت پہلے ---------------- کا خیال رکھا جائے۔
(a) غریب (b) فقیر (c) معذور (d) قریبی رشتہ دار

91۔ اللہ تعالیٰ بہت سی قوموں کو سربلندی عطا فرمائے گا بذریعہ:
(a) دیانت داری (b) صداقت (c) شرافت (d) قرآن

92۔ حضرت محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے نہیں ہیں:
(a) بھائی (b) باپ (c) بداندیش (d) غلام

93۔ اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم کی درخواست کرتا ہوں، جو دے:
(a) نفع (b) شہرت (c) دولت (d) عزت

94۔ مال سے زکوٰۃ دینے کی شرح ہے:
(a) ڈھائی فیصد (b) ساڑھے تین فیصد (c) ساڑھے چار فیصد (d) ساڑھے پانچ فیصد

95۔ انسان کی عظمت اسی میں ہے کہ وہ اپنے خالق کو کرے:
(a) تسلیم (b) درخواست (c) پسند (d) خوش

96۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے لئے بھیجے:
(a) والدین (b) اساتذہ (c) انبیاء کرام (d) فرشتے

97۔ کوئی آیت نازل ہوتی تو نبی کریم ﷺ ---------------- کو بلوا کر لکھوا دیتے تھے۔
(a) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (b) کاتب وحی
(c) مہاجرین (d) انصار

98۔ نبی اکرم ﷺ کی آمد سے تصور اُبھرا:
(a) توحید کا (b) رسالت کا (c) آخرت کا (d) بین الاقوامیت کا

99۔ انسان کی عظمت اور سربلندی کا ذریعہ ہے:
(a) علم (b) تقویٰ (c) دولت (d) طاقت

100۔ قرآن مجید کے ایک حرف کی تلاوت سے نیکیاں ملتی ہیں:
(a) سات (b) آٹھ (c) نو (d) دس

101۔ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ والی آیت کس سورۃ میں ہے؟
(a) الاحزاب (b) البقرہ (c) النور (d) الفاتحہ

102۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس کے احکام کو تسلیم کیا جائے:
(a) دل سے (b) دماغ سے (c) خوشی سے (d) محبت سے

103۔ زکوٰۃ فرض ہے:

(a) ہر صاحب نصاب مسلمان پر (b) ہر مسلمان پر
(c) ہر شہری پر (d) ہر غریب پر

104۔ انسان محبت کرے تو صرف:

(a) اللہ تعالیٰ کے لیے (b) وطن کے لیے (c) فائدے کے لیے (d) دولت کے لیے

105۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے گا جن کو دیا گیا:

(a) مال (b) حسن وجمال (c) اقتدار (d) علم

106۔ جن لوگوں نے ہجرت کی اور جنھوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی ایک دوسرے کے ہیں:

(a) قیدی (b) رشتہ دار (c) رفیق (d) دشمن

107۔ شیطان نے کافروں کو آراستہ کرکے دکھائے ان کے:

(a) مکان (b) باغات (c) سامان (d) اعمال

108۔ مجاہد لوگ رسول اللہ ﷺ سے۔۔۔۔۔۔کے بارے میں دریافت کرتے تھے۔

(a) مالِ غنیمت (b) بخشش (c) عبادت (d) عقل

109۔ حدیث کی رُو سے دِلوں کی زندگی ہے:

(a) مال (b) طاقت (c) علم (d) سیر

110۔ مومنوں کے لیے مال اور اولاد ہیں:

(a) طاقت (b) کمزوری (c) مصیبت (d) فتنہ

111۔ اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور:

(a) اساتذہ کی (b) والدین کی (c) رسول اللہ ﷺ کی (d) دوستوں کی

112۔ اللہ تعالیٰ نے دین مکمل کیا:

(a) یہودیت (b) عیسائیت (c) اسلام (d) ستارہ پرستی

113۔ جہنم ٹھکانا ہے:

(a) اچھا (b) بُرا (c) مناسب (d) آرام دہ

114۔ زکوٰۃ کے مصارف میں شامل نہیں ہے:

(a) فقرا (b) یتیم (c) مساکین (d) مقروض

115۔ جنگ کے دوران کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو اُن سے نہ پھیرنا:

(a) چہرہ (b) گردن (c) پیٹھ (d) پہلو

116۔ محسن انسانیت ہیں:

(a) رسول اللہ ﷺ (b) والدین (c) علما (d) اساتذہ

117۔ اپنی قوم کا ساتھ نہ دیں۔۔۔۔۔۔۔۔کام میں۔

(a) ناجائز (b) اچھے (c) جائز (d) ہر

118۔ ایک ہزار صبر کرنے والے مسلمان غالب ہوں گے:

(a) دو ہزار پر (b) تین ہزار پر (c) چار ہزار پر (d) پانچ ہزار پر

119۔ آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہو جاؤ گے۔

(a) بزدل (b) بہادر (c) سچے (d) امانت دار

120۔ گود سے قبر تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حاصل کرو۔

(a) دولت (b) جائیداد (c) مکان (d) علم

121۔ مالِ غنیمت کے اصل حق دار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔

(a) مسافر (b) غربا

(c) یتیم (d) اللہ اور اس کا رسول ﷺ

122۔ تمہارے مال اور اولاد۔۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔

(a) دولت (b) عظمت (c) آزمائش (d) دشمن

123۔ استغفار کرنا بہترین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

(a) روزی (b) شہرت (c) دولت (d) دُعا

124۔ "غارمین" کا معنی ہے:

(a) ضرورت مند (b) قرض دار (c) غلام (d) مسافر

125۔ غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی نازل کیا تاکہ مسلمان ہو جائیں:

(a) پاک (b) بہادر (c) نڈر (d) چست

126۔ میں (نبی کریم ﷺ) بنا کر بھیجا گیا ہوں:

(a) مجاہد (b) تاجر (c) راہنما (d) معلّم

127۔ تکمیل ایمان کے کتنے اصول بیان کیے گئے ہیں؟

(a) 4 (b) 3 (c) 2 (d) 5

128۔ معاشرتی بگاڑ اور ظلم کی صورت ہے:

(a) رشوت (b) بد دیانتی (c) سود (d) ناپ تول میں کمی

129۔ حدیث کے مطابق تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے سیکھا اور سکھایا:
(a) قرآن مجید (b) نماز (c) ہنر (d) دین

130۔ اَلْاَعْنَاقِ کا معنی ہے:
(a) گردنیں (b) ہاتھ (c) پاؤں (d) ٹانگیں

131۔ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر نماز اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔کا اکٹھا ذکر آیا ہے۔
(a) روزہ (b) حج (c) زکوٰۃ (d) درود

132۔ ناحق کسی معاملہ میں اپنی قوم کا ساتھ دینے والا ہو جاتا ہے:
(a) سخی (b) کنجوس (c) معزز (d) ذلیل

133۔ مسلمانوں کو کفار کے مقابلے کے لیے تیار رکھنے چاہئیں:
(a) کھلونے (b) پنگھوڑے (c) گھوڑے (d) دُنبے

134۔ اَلرَّکْبُ سے مراد ہے:
(a) فوج (b) سوار (c) فاصلہ (d) قافلہ

135۔ مسلمانوں کو سورۃ الانفال کی پہلی آیت میں ہدایات دی گئی ہیں، برائے:
(a) اللہ کا ڈر (b) درست معاملات
(c) اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت (d) یہ سب

136۔ حدیث کے مطابق بہترین دُعا ہے:
(a) استغفار (b) الحمدللہ (c) سبحان اللہ (d) اللہ اکبر

137۔ تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے:
(a) تورات (b) قرآن مجید (c) زبور (d) انجیل

138۔ آپ ﷺ رسول بن کر آئے:
(a) عربوں کے لیے (b) مسلمانوں کے لیے (c) تمام انسانوں کے لیے (d) مکہ والوں کے لیے

139۔ مومنین کی تسکین کے لیے اوڑھادی:
(a) نیند (b) بارش (c) آندھی (d) مدد

140۔ کوئی آیت نازل ہوتی تو نبی کریم ﷺ ۔۔۔۔۔۔۔۔کو بلوا کر لکھ لیتے تھے۔
(a) صحابہ کرام (b) کاتبِ وحی (c) مہاجرین (d) انصار

141۔ اللہ تعالیٰ کی سب سے غالب صفت ہے:
(a) کرم (b) رحم (c) علم (d) حلم

142۔ انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا ہے:
(a) خلیفہ (b) نگہبان (c) غلام (d) علم بردار

143۔ عَذَابَ الْحَرِيْقِ کا معنی ہے:
(a) عذاب پتھر (b) عذاب پانی (c) عذاب آتش (d) عذاب ہوا

144۔ اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ کے حکم کی رو سے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔
(a) ہمسائے (b) دوست (c) رشتہ دار (d) اساتذہ

145۔ سورۃ الانفال کے مطابق، مومنو! جب تمہارا کفار کی جماعت سے مقابلہ ہو تو کثرت سے یاد کرو:
(a) اللہ تعالیٰ کو (b) رسول اللہ ﷺ کو (c) نماز کو (d) بیت اللہ (کعبہ) کو

146۔ ہمارے ملک میں لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی تعلیم کا تناسب ہے:
(a) دوگنا (b) تین گنا (c) نصف (d) ایک تہائی

147۔ حدیث کے مطابق "اَلْمُرْتَشِيْ" کا لفظی معنی ہے:
(a) نمازی (b) رشوت دینے والا (c) قرض لینے والا (d) رشوت لینے والا

148۔ سورۃ الانفال کے مطابق اللہ چاہتا ہے کہ کافروں کی کاٹ دے:
(a) گردن (b) ٹانگ (c) بازو (d) جڑ

149۔ لِلسَّلْمِ کا معنی ہے:
(a) صلح کے لیے (b) بات چیت کے لیے (c) جنگ کے لیے (d) بھلائی کے لیے

150۔ ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ نہ رہے:
(a) کافر (b) منافق (c) فتنہ (d) بددیانت

151۔ سورۃ الانفال کے مطابق تم نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ انہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے قتل کیا ہے۔
(a) فرشتوں نے (b) فوجوں نے (c) اللہ تعالیٰ نے (d) شیطانوں نے

152۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ حائل ہو جاتا ہے آدمی اور اس کے:
(a) دماغ کے درمیان (b) جگر کے درمیان (c) خیال کے درمیان (d) دِل کے درمیان

153۔ "مِائَتَيْنِ" کا معنی ہے:
(a) ایک سو (b) دوسو (c) ایک ہزار (d) دوہزار

154۔ "كَالْبَعِيْرِ" کا مطلب ہے:
(a) جیسے کوئی گدھا (b) جیسے کوئی ہاتھی (c) جیسے کوئی بیل (d) جیسے کوئی اونٹ

155۔ اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا ذمہ لیا ہے:

(a) تورات کی (b) زبور کی (c) انجیل کی (d) قرآن پاک کی

156۔ اے لوگو!اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو:

(a) رزق دیا (b) دولت دی (c) پیدا کیا (d) عزت دی

157۔ کفار نے کہا اگر یہ قرآن برحق ہے تو ہم پر آسمان سے برسا:

(a) پانی (b) رحمت (c) پتھر (d) گندگی

158۔ سورۃ الانفال کے مطابق بیس ثابت قدم مسلمان جتنے کفار پر غالب رہیں گے:

(a) چالیس پر (b) ایک سوپر (c) ساٹھ پر (d) دوسوپر

159۔ ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے مبعوث فرمائے:

(a) آسمانی کتابیں (b) احادیث (c) فرشتے (d) انبیاء

160۔ آدابِ رسول حضرت محمد ﷺ اور گفتگو میں سلیقہ کا زیادہ تر ذکر قرآن کی ایک سورت میں ہے:

(a) اَلْبَقَرَہ (b) اَلْاَحْزَاب (c) اَلْحُجُرَات (d) اَلنِّسَا

161۔ نماز کے ساتھ جس رُکنِ اسلام کا زیادہ ذکر آیا ہے وہ ہے:

(a) روزہ (b) زکوٰۃ (c) حج (d) کلمہ طیبہ

162۔ "مُکَآءً" کے معنی ہیں:

(a) چلانا (b) مسکرانا (c) تالیاں بجانا (d) سیٹی بجانا

163۔ مومنوں کا ایمان بڑھتا ہے:

(a) دولت سے (b) اقتدار سے
(c) قرآن پاک کی آیات کی تلاوت سن کر (d) آرام کرنے سے

164۔ قرآن کا موضوع ہے:

(a) عبادت (b) دُعا (c) انسان (d) جنت

165۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی محبت اور اُلفت کا مرکز رکھے:

(a) والدین کو (b) اساتذہ کو (c) دوستوں کو (d) اللہ کو

166۔ آلِ فرعون تھے:

(a) ظالم (b) منصف (c) رحم دل (d) مکار

167۔ ہمیں قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیے:

(a) اکثر (b) روزانہ (c) رمضان میں (d) آخری عمر میں

168۔ وہ کون سی طاقت ہے جو کائنات کے نظام کو چلا رہی ہے؟

(a) انسان (b) اللہ تعالیٰ (c) فرشتے (d) جنات

169۔ زکوٰۃ بہترین ذریعہ ہے:

(a) سماجی بہبود کا (b) سیاسی بہبود کا (c) اخلاقی بہبود کا (d) کوئی نہیں

170۔ اسلام میں زکوٰۃ کی جو شرح مقرر ہے:

(a) 3% (b) 4% (c) 2.5% (d) 5%

171۔ "مُوْهِنُ" کا معنی ہے:

(a) بات کرنے والا (b) چلنے والا (c) کمزور کرنے والا (d) طاقت دینے والا

172۔ تخفیف کے بعد ایک سو ثابت قدم مومن غالب رہیں گے:

(a) ایک سو پر (b) دو سو پر (c) تین سو پر (d) چار سو پر

173۔ قرآن کریم کے تمام اجزاء کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق کس صحابی رضی اللہ عنہ نے محفوظ کیا؟

(a) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (b) حضرت عمر رضی اللہ عنہ

(c) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (d) حضرت علی رضی اللہ عنہ

174۔ کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو کرو:

(a) مجھ سے محبت (b) نماز قائم کرو (c) میری پیروی کرو (d) غریبوں کی مدد کرو

175۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم و حکمت مومن کی ہے:

(a) نشانی (b) محبت (c) متاعِ گم گشتہ (d) گم شدہ نیکی

176۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔انکار کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا۔

(a) نماز کا (b) زکوٰۃ کا (c) روزہ کا (d) حج کا

177۔ دَابِرَ کا لفظی معنی ہے:

(a) پتا (b) جڑ (c) تنا (d) پھول

178۔ حدیث کے مطابق ایک دفعہ درود پڑھنے سے ایک دروازہ کھلتا ہے:

(a) جنت کا (b) عافیت کا (c) خیرات کا (d) دُعا کا

179۔ بمطابق حدیث تکمیل ایمان کے بیان شدہ اُصولوں کی تعداد ہے:

(a) دو (b) تین (c) چار (d) پانچ

180۔ پچھلی کتابوں کے لیے قرآن مجید کو کہا گیا ہے:

(a) ذکر (b) حکیم (c) مجید (d) مُهَيْمِنٌ

181۔ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ والی آیت کس سورت میں ہے؟ اس کا نام ہے:

(a) الاحزاب (b) البقرہ (c) النور (d) الفاتحہ

182۔ حدیث کے مطابق علم کی مجلسوں کو کہا گیا ہے:

(a) جنت کی آرام گاہ (b) جنت کی پھلواریاں (c) جنت کی دُعائیں (d) جنت کی چراگاہیں

183۔ حضور اکرم ﷺ نے اعمال میں سب سے پہلے ذکر فرمایا:

(a) زکوٰۃ (b) روزہ (c) جہاد (d) نماز

184۔ اللہ کے ہاں درجے اور مغفرت ہے:

(a) مسلمانوں کے لیے (b) کافروں کے لیے (c) منافقوں کے لیے (d) تاجروں کے لیے

185۔ ایمان کی تکمیل کا پیمانہ ہے:

(a) حسنِ اخلاق (b) امانت داری (c) نماز (d) زکوٰۃ

186۔ اعمال ضائع ہو جاتے ہیں:

(a) اطاعت کے بغیر (b) مال کے بغیر (c) رشتہ داری کے بغیر (d) دوستی کے بغیر

187۔ آپ ﷺ کی آمد سے ہدایت کا سلسلہ پہنچا:

(a) دور تک (b) اختتام تک (c) روم و شام تک (d) آخری کونے تک

188۔ معاشرے میں رشوت کے پھیلنے کا سبب نہ ہونا ہے:

(a) اختیار کا (b) اقدار کا (c) انصاف کا (d) قانون کا

189۔ لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمھیں:

(a) علم سکھایا (b) کھانا کھلایا (c) پیدا کیا (d) مال دیا

190۔ اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ اُن لوگوں پر واقع نہ ہو گا جو تم میں ہیں:

(a) گنہگار (b) پرہیز گار (c) مالدار (d) عیالدار

191۔ اگر یہ چاہیں کہ آپ ﷺ کو فریب دیں تو اللہ آپ ﷺ کو کرے گا:

(a) رعایت (b) کفایت (c) عنایت (d) شکایت

192۔ شیطان نے کافروں کا ساتھ چھوڑ دیا کیونکہ اُس نے۔۔۔۔۔۔۔۔کو دیکھ لیا تھا۔

(a) ہتھیاروں (b) پیغمبر (c) اسلامی لشکر (d) فرشتوں

193۔ قرآن کے مطابق نبی ﷺ مومنوں کے لیے زیادہ محبوب ہیں، ان کی / کے:

(a) بچوں سے (b) دولت سے (c) جانوں سے (d) رشتہ داروں سے

194۔ میدانِ جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے نہ پھیرنا اپنا / اپنی:

(a) گردن (b) چہرہ (c) پہلو (d) پیٹھ

195۔ اَسْرٰی کا معنی ہے:
(a) دشمن (b) جنگجو (c) قیدی (d) مسافر

196۔ اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھروں سے نکلے:
(a) ہنستے ہوئے (b) روتے ہوئے (c) جھگڑتے ہوئے (d) اِتراتے ہوئے

197۔ حدیث کے مطابق کسی کو دینے سے ہاتھ روکا جائے تو محض:
(a) لوگوں کے لیے (b) اللہ تعالیٰ کے لیے (c) حکومت کے لیے (d) اپنے لیے

198۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہے:
(a) خون کی پھٹکی سے (b) خون سے (c) پانی سے (d) آگ سے

199۔ یہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے:
(a) عبادت کرنا (b) تجارت کرنا (c) زکوٰۃ دینا (d) قرض واپس کرنا

200۔ حدیث شریف کے مطابق کامل ایمان والا وہ ہے جو:
(a) نماز پڑھتا ہو (b) اخلاق کا اچھا ہو
(c) دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو (d) دشمن کے خلاف لڑتا ہو

201۔ اے نبی ﷺ! آپ کو اور آپ کے پیروکاروں کے لیے کافی ہے:
(a) قرآن (b) حدیث (c) اللہ (d) اسلام

202۔ انسان کے لیے عظمت کی بنیاد ہے:
(a) علم (b) عقل (c) عمل (d) اخلاق

203۔ قرآن کے مطابق اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے:
(a) مانگتے رہو (b) ڈرتے رہو (c) خوش رہو (d) غافل نہ رہو

204۔ قرآن مجید میں جو بیان ہوا ہے اسکی بنیاد ہے:
(a) سطحی علم (b) حقیقی علم (c) فلکی علم (d) اَرضی علم

205۔ جانداروں میں سب سے بدتر اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو ہیں:
(a) ظالم (b) کافر (c) فاسق (d) فاجر

206۔ اَسَاطِیْرَ کا معنی ہے:
(a) کہانیاں (b) لکیریں (c) رکاوٹیں (d) فوائد

207۔ معاشرتی بگاڑ اور ظلم کی وجہ ہے:
(a) ناپ تول میں کمی (b) سود (c) بددیانتی (d) رشوت

208۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اُس کے احکام کو تسلیم کیا جائے:
(a) دِل سے (b) دماغ سے (c) خوشی سے (d) زبان سے

209۔ کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو کرو:
(a) مجھ سے محبت (b) میری اتباع (c) نماز قائم (d) غریبوں کی مدد

210۔ دنیا کی ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے:
(a) نمازی کے لیے (b) روزہ دار کے لیے (c) پرہیز گار کے لیے (d) عالم کے لیے

211۔ اگر آپ ﷺ دنیا بھر کی دولت بھی اُن پر خرچ کرتے تو اُن کے دِلوں میں پیدا نہ کرسکتے:
(a) اَمن (b) محبت (c) خواہش (d) نفرت

212۔ قرآن مجید کا مخاطب ہے:
(a) انسان (b) جن (c) فرشتے (d) زمین و آسمان

213۔ قرآن مجید قریباً۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سالوں میں نازل ہوا۔
(a) اکیس (b) بائیس (c) تیئیس (d) چوبیس

214۔ نیکی اور برائی کی پہچان ہوتی ہے:
(a) دولت سے (b) عہدے سے (c) رشتے سے (d) علم سے

215۔ بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے۔۔۔۔۔۔۔ہیں۔
(a) کاتب (b) مالک (c) خادم (d) محافظ

216۔ مومن علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ پہنچ جائے:
(a) قبر میں (b) جنت میں (c) یونیورسٹی میں (d) حشر میں

217۔ اَلْاَنْفَال کے معنی ہیں:
(a) صدقہ (b) مالِ غنیمت (c) تحفہ (d) زکوٰۃ

218۔ زکوٰۃ دیتے وقت سب سے پہلا حق ہے:
(a) مسافر کا (b) غریب کا (c) قریبی رشتہ داروں کا (d) فقرا کا

☆☆☆☆☆

☆ کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

سوال نمبر	جواب	سوال نمبر	جواب	سوال نمبر	جواب
01	(b) دین کو	02	(d) ایمان کا	03	(d) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
04	(c) القرآن	05	(c) میں لایا ہوں	06	(a) لا الہ الا اللہ
07	(d) تیار کرو	08	(a) رفیق	09	(b) دوزخ کی طرف
10	(c) قلیل تھے	11	(a) ہم میں سے نہیں	12	(c) خون کے رشتہ دار
13	(b) پانچواں	14	(a) چاہتا ہے	15	(d) جہاد کی
16	(b) علم کی مجلسیں	17	(a) اقراء	18	(d) اعمال
19	(b) 23	20	(c) حسن اخلاق سے	21	(c) قوم کا
22	(b) ضائع ہو جاتے ہیں	23	(b) حدیث شریف	24	(c) مسافر
25	(c) حضور ﷺ سے	26	(d) بدر	27	(d) 1000
28	(c) یہ دونوں	29	(d) انسان	30	(b) تالیاں
31	(c) اللہ تعالیٰ	32	(b) پناہ دی	33	(d) کافر
34	(b) 8	35	(a) سماجی بہبود کا	36	(c) خلیفہ
37	(c) 5	38	(b) جہنمی	39	(a) اونگھ
40	(d) بھگا دو	41	(c) قیدی	42	(b) مالِ غنیمت
43	(b) پرہیز گار	44	(a) دوزخ	45	(b) گناہ
46	(d) 10	47	(b) ناپاک	48	(a) صبر کرنے والوں کے
49	(b) 75	50	(c) جڑ	51	(a) خبط میں ڈالا
52	(a) نماز	53	(a) تو نے پھینکا	54	(a) 1000
55	(d) غزوۂ بدر کا دن	56	(b) سیٹی بجانا	57	(c) عذاب آتش
58	(a) 10	59	(a) وہ ناگواری محسوس کرتے ہیں	60	(c) دِل
61	(c) درود اور سلام	62	(a) وہ مائل ہوئے	63	(c) پور پور
64	(d) اولاد اور دولت	65	(d) حسن اخلاق	66	(b) اچھے اخلاق والا ہو

67	(a)	اونٹ	68	(c)	aاورbدونوں	69	(a)	استغفار
70	(d)	درگزر	71	(c)	رہنمائی	72	(c)	چار
73	(d)	عبادت	74	(a)	اللہ کے لئے	75	(b)	رشوت دینے والا
76	(a)	عدل وانصاف	77	(c)	جاننا	78	(a)	معلم بناکر
79	(a)	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	80	(d)	یہ تمام	81	(a)	مرد
82	(c)	خلیفہ	83	(a)	عبادت	84	(b)	محفوظ
85	(b)	اہل علم	86	(b)	نگہبان	87	(b)	آخری
88	(a)	اللہ تعالیٰ نے	89	(c)	زکوٰۃ	90	(d)	قریبی رشتہ دار
91	(d)	قرآن	92	(b)	باپ	93	(a)	نفع
94	(a)	ڈھائی فیصد	95	(a)	تسلیم	96	(c)	انبیاء کرام
97	(b)	کاتب وحی	98	(d)	بین الاقوامیت کا	99	(a)	علم
100	(d)	دس	101	(a)	الاحزاب	102	(a)	دِل سے
103	(a)	ہر صاحب نصاب پر	104	(a)	اللہ تعالیٰ کے لیے	105	(d)	علم
106	(c)	رفیق	107	(d)	اعمال	108	(a)	مالِ غنیمت
109	(c)	علم	110	(d)	فتنہ	111	(c)	رسول اللہ ﷺ کی
112	(c)	اسلام	113	(b)	بُرا	114	(b)	یتیم
115	(c)	پیٹھ	116	(a)	رسول اللہ ﷺ	117	(a)	ناجائز
118	(a)	دوہزار پر	119	(a)	بزدل	120	(d)	علم
121	(d)	اللہ اور اس کا رسول ﷺ	122	(c)	آزمائش	123	(d)	دعا
124	(b)	قرض دار	125	(a)	پاک	126	(d)	معلّم
127	(a)	4	128	(a)	رشوت	129	(a)	قرآن مجید
130	(a)	گردنیں	131	(c)	زکوٰۃ	132	(d)	ذلیل
133	(c)	گھوڑے	134	(d)	قافلہ	135	(d)	یہ سب
136	(a)	استغفار	137	(b)	قرآن مجید	138	(c)	تمام انسانوں کے لیے
139	(a)	نیند	140	(b)	کاتبِ وحی	141	(b)	رحم
142	(a)	خلیفہ	143	(c)	عذاب آتش	144	(c)	رشتہ دار
145	(a)	اللہ تعالیٰ کو	146	(c)	نصف	147	(d)	رشوت لینے والا

148	(d)	جڑ	149	(a)	صلح کے لیے	150	(c)	فتنہ
151	(c)	اللہ تعالیٰ نے	152	(d)	دِل کے درمیان	153	(b)	دوسو
154	(d)	جیسے کوئی اونٹ	155	(d)	قرآن پاک کی	156	(c)	پیدا کیا
157	(c)	پتھر	158	(d)	دوسوپر	159	(d)	انبیاء
160	(c)	الحجرات	161	(b)	زکوٰۃ	162	(d)	سیٹی بجانا
163	(c)	قرآن پاک کی آیات کی تلاوت سن کر	164	(c)	انسان	165	(d)	اللہ کو
166	(a)	ظالم	167	(b)	روزانہ	168	(b)	اللہ تعالیٰ
169	(a)	سماجی بہبود کا	170	(c)	2.5%	171	(c)	کمزور کرنے والا
172	(b)	دوسوپر	173	(a)	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	174	(c)	میری پیروی کرو
175	(c)	متاعِ گم گشتہ	176	(b)	زکوٰۃ کا	177	(b)	جڑ
178	(b)	عافیت کا	179	(c)	چار	180	(d)	مھیمن
181	(a)	الاحزاب	182	(b)	جنت کی پھلواریاں	183	(d)	نماز
184	(a)	مسلمانوں کے لیے	185	(a)	حسنِ اخلاق	186	(a)	اطاعت کے بغیر
187	(b)	اختتام تک	188	(c)	انصاف کا	189	(c)	پیدا کیا
190	(a)	گنہگار	191	(b)	کفایت	192	(d)	فرشتوں
193	(c)	جانوں سے	194	(d)	پیٹھ	195	(c)	قیدی
196	(d)	اِتراتے ہوئے	197	(b)	اللہ تعالیٰ کے لیے	198	(a)	خون کی پھٹکی سے
199	(c)	زکوٰۃ دینا	200	(c)	دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو	201	(c)	اللہ
202	(a)	علم	203	(b)	ڈرتے رہو	204	(b)	حقیقی علم
205	(b)	کافر	206	(a)	کہانیاں	207	(d)	رشوت
208	(a)	دِل سے	209	(b)	میری اتباع	210	(d)	عالم کے لیے
211	(b)	محبت	212	(a)	انسان	213	(c)	تیئیس
214	(d)	علم سے	215	(d)	محافظ	216	(b)	جنت میں
217	(b)	مالِ غنیمت	218	(c)	قریبی رشتہ داروں کا			

☆☆☆☆☆

اگر آپ ان ٹیسٹوں اور نوٹس پر ٹیچر، یا اپنے ادارے (سکول، اکیڈمی، کالج) کے نام اور لوگو کے ساتھ استعمال کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہم سے رابطہ کریں اس بارے میں مکمل تفصیلات اس فال کے آخری پیج پر ہے۔

مختصر جوابی سوالات

سوال 01: وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ کا ترجمہ لکھئے۔

جواب: ترجمہ: "اور (اس وقت) مومنوں کی ایک جماعت ناخوش تھی۔"

سوال 02: سورۃ الانفال میں مومنوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

جواب: سورۃ الانفال میں مومنوں کی درج ذیل صفات بیان کی گئی ہیں:
مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور وہ نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں، یہی سچے مومن ہیں۔

سوال 03: سورۃ الانفال میں کون کون سی خیانتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: اے ایمان والو! نہ تو خدا اور اس کے رسول ﷺ کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو، اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔

سوال 04: رِجْزَ الشَّيْطٰنِ اور الْاَعْنَاقِ کے معنی لکھئے۔

جواب: رِجْزَ الشَّيْطٰنِ کا معنی ہے "شیطان کی نجاست" اور الْاَعْنَاقِ کا معنی ہے "گردنیں"۔

سوال 05: کفار کو خطاب کرتے ہوئے سورۃ الانفال میں کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

جواب: کفار کو خطاب کرتے ہوئے یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ: "(کافرو) اگر تم محمد ﷺ پر فتح چاہتے ہو تو تمہارے پاس فتح آ چکی (دیکھو) اگر تم (اپنے افعال سے) باز آ جاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اور اگر پھر نافرمانی کرو گے تو ہم بھی تمہیں عذاب دیں گے اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر نہ ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گی۔

سوال 06: سورۃ الانفال میں کن کن چیزوں کو فتنہ قرار دیا گیا ہے؟

جواب: سورۃ الانفال میں فرمایا گیا ہے کہ: "اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے۔"

سوال 07: کفار کے مطالبے کے باوجود ان پر عذاب کیوں نہ نازل ہوا؟

جواب: کفار کے مطالبے کے باوجود ان پر عذاب نازل نہ کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم (محمد ﷺ) ان میں تھے انہیں عذاب دیتا، اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔"

سوال 08: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو کن امور سے بچنا چاہیے؟

جواب: اے ایمان والو! جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔ ثابت قدم رہنا اور خدا کو بہت یاد کرنا۔ اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا، صبر سے کام لینا، خدا صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

سوال 09: ترجمہ کیجئے: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ

جواب: ترجمہ: "کچھ شک نہیں اللہ تعالیٰ دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

سوال 10: سورۃ الانفال میں دو گروہوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: سورۃ الانفال میں دو گروہوں سے مراد ہے ابو سفیان اور ابو جہل کے گروہ۔

سوال 11: سورۃ الانفال میں کون آزمائش ہیں؟

جواب: سورۃ الانفال میں مال اور اولاد کو بڑی آزمائش قرار دیا گیا ہے۔

سوال 12: فرشتے کس غزوہ میں امداد کو نازل ہوئے اور کتنے تھے؟

جواب: فرشتے غزوہ بدر میں امداد کے لئے نازل ہوئے اور ان کی تعداد ایک ہزار تھی۔

سوال 13: ترجمہ کیجئے: وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ

جواب: ترجمہ: "اور سب کاموں کا رجوع اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے۔"

سوال 14: اَلْاَعْنَاقِ اور بَنَانٍ کے معنی لکھئے۔

جواب: اَلْاَعْنَاقِ کا معنی ہے "گردنیں" اور بَنَانٍ کا معنی ہے "پور پور، جوڑ جوڑ"۔

سوال 15: سورۃ الانفال میں تقویٰ کے بیان کردہ دو انعامات لکھئے۔

جواب: تقویٰ کے بارے میں ہے کہ: "تقویٰ والو! تمہیں ممتاز کر دے گا، تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔"

سوال 16: ترجمہ کیجئے: اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

جواب: ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ زبردست اور سخت عذاب دینے والا ہے۔"

سوال 17: مال غنیمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟

جواب: مال غنیمت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: "اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) غنیمت کے طور پر لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا اور اہل قرابت اور یتیموں کا اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے۔

سوال 18: شَرِّدْ اور فَانْبِذْ کے معنی لکھئے۔

جواب: شَرِّدْ کا معنی ہے "بھگا دو" اور فَانْبِذْ کا معنی ہے "پس پھینک دے"۔

سوال 19: ترجمہ کیجئے: وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

جواب: ترجمہ: "اور (اے محمد ﷺ) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔"

سوال 20: شَرَّ الدَّوَآبِّ سے کیا مراد ہے؟

جواب: شَرَّ الدَّوَآبِّ سے مراد ہے "بدترین قسم کے جانور"

سوال 21: کفار کے ساتھ جہاد میں مسلمانوں کو سورۃ الانفال میں کون سا کام کرنے کو کہا گیا ہے؟

جواب: مومنو! جب کفار کی کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ مراد حاصل کر سکو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا۔

سوال 22: **سورۃ الانفال میں جہاد کی تیاری کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا؟**

جواب: اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے مقابلے کے لئے مستعد رہو کہ اس سے تمہارے دشمنوں اور اللہ کے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی۔

سوال 23: **اَسْرٰی اور عَرَضَ الدُّنْیَا کے معنی لکھیے۔**

جواب: اَسْرٰی کا معنی ہے "قیدی" اور عَرَضَ الدُّنْیَا کا معنی ہے "دنیا کے فائدے"۔

سوال 24: **ترجمہ کیجئے: هُوَالَّذِیۡۤ اَیَّدَکَ بِنَصۡرِهٖ وَبِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ**

جواب: ترجمہ: "وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں کی جمعیت سے تقویت بخشی۔"

سوال 25: **اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سورۃ الانفال میں جہاد کے لئے کیسے ابھارا؟**

جواب: ترجمہ: اے نبی ﷺ! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔ اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو ایسے ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اس لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں جو کچھ بھی نہیں سمجھ رکھتے۔

سوال 26: **اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال میں جنگی قیدیوں کے بارے میں کیا فرمایا؟**

جواب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: "اے پیغمبر ﷺ! جو قیدی تمہارے ہاتھ ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو مال تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر عنایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔"

سوال 27: **سورۃ الانفال میں فرعون اور آل فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے کیا اسباب بیان کئے گئے ہیں؟**

جواب: ترجمہ: اور ان سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا، ویسا ہی ان کا ہوا) انہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعون کو ڈبو دیا، اور وہ سب ظالم تھے۔

سوال 28: **سورۃ الانفال کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہجرت اور نصرت کے بارے میں کیا باتیں ارشاد فرمائیں؟**

جواب: اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے لڑ گئے وہ اور جنہوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہ آپس میں رفیق ہیں، اور جو لوگ ایمان تو لے آئے لیکن ہجرت نہیں کی، تو جب تک وہ ہجرت نہ کریں، تم کو ان کی رفاقت سے کوئی سروکار نہیں۔

سوال 29: **تشریح کیجئے: یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ**

جواب: جنگ بدر کا دن۔ جس دن دونوں فوجوں کفار اور ایمان والوں میں جنگ ہوئی۔ دونوں گروہ آپس میں لڑے۔

سوال 30: **منکرین حق نے ہجرت کے وقت آنحضور ﷺ کے خلاف کیا تدبیر سوچی تھی؟**

جواب: اے محمد ﷺ! اس وقت کو یاد کرو جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا وطن سے نکال دیں۔ ادھر وہ چال چل رہے تھے دوسری جانب اللہ تعالیٰ نے خفیہ تدبیر فرمائی۔

سوال 31: **مومنین کو کن دو صورتوں میں میدان جنگ سے پیٹھ پھیرنے کی اجازت ہے؟**

جواب: میدان جنگ میں پیٹھ پھیرنے کی اجازت ان لوگوں کو ہے جو لڑائی کے لئے کنارے کنارے چلے (یعنی حکمت عملی سے دشمن کو مارے) یا اپنی فوج میں جاملنا چاہے۔ اور اگر کوئی ان دو صورتوں کے علاوہ پیٹھ پھیرے گا تو وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گا۔

سوال 32: **جنگ بدر کے موقع پر شیطان نے کافروں سے کیا کہا؟**

جواب: ترجمہ: آج کے دن لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہ ہو گا اور میں تمہارا رفیق ہوں۔ لیکن جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل (صف آرا) ہوئیں تو پسپا ہو کر چل دیا اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ مجھے تو اللہ سے ڈر لگتا ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

سوال 33: **معانی لکھیے:** غَرَّ، اَیَّدَکَ

جواب: غَرَّ کا معنی ہے "خبط میں ڈالا" اور اَیَّدَکَ کا معنی ہے "اس نے آپ کی تائید کی"

سوال 34: **ترجمہ کیجئے:** اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ لِیَصُدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ

جواب: ترجمہ: "اور جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکیں"

سوال 35: **فرشتے موت کے وقت کافروں سے کیسا سلوک کرتے ہیں؟**

جواب: ترجمہ: کاش کہ تم اس وقت کی کیفیت کو دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں، اور ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر ہتھوڑے وغیرہ مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب اس عذاب آتش کا مزہ چکھو۔

سوال 36: **ترجمہ کیجئے:** وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

جواب: ترجمہ: "اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

سوال 37: **ترجمہ لکھئے:** یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسۡبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

جواب: ترجمہ: "اے نبی ﷺ! اللہ تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیروکار ہیں کافی ہے۔"

سوال 38: **معانی لکھئے:** حَرِّضْ، اَسْرٰی

جواب: حَرِّضْ کا معنی ہے "شوق دلاؤ، اُبھارو" اور اَسْرٰی کا معنی ہے "قیدی"۔

سوال 39: **جب حضور پاک ﷺ نے کافروں پر کنکریاں پھینکیں تو اللہ نے کیا فرمایا؟**

جواب: ترجمہ: اے محمد ﷺ! جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔

سوال 40: **کافروں کو مسلمانوں کے خلاف مال خرچ کرنے پر اللہ تعالیٰ سے کیا ملے گا؟**

جواب: ترجمہ: جو کافر مال خرچ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اللہ کی راہ سے روکیں تو وہ سوا بھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ خرچ کرنا ان کے لیے موجب (افسوس) ہو گا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔

سوال 41: کافر قرآن سن کر کیا کہتے تھے؟

جواب: کافر لوگ قرآن مجید سن کر کہتے تھے کہ یہ پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔

سوال 42: فَتَفۡشَلُوۡا کے معنی لکھیے۔

جواب: فَتَفۡشَلُوۡا کا معنی ہے "پس تم ہمت ہار جاؤ گے"

سوال 43: قوم فرعون کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا اور کیوں؟

جواب: قوم فرعون کو پانی میں غرق کر دیا گیا ان لوگوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے اور وہ ظالم تھے۔

سوال 44: صلح کا عہد توڑنے والوں کے خلاف اللہ نے کیا حکم دیا؟

جواب: جن لوگوں سے تم نے صلح کا عہد کیا ہے پھر وہ ہر بار اپنے عہد توڑ ڈالتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے اگر تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہیں وہ ان کو دیکھ کر بھاگ جائیں، پس کہ ان کو اس سے عبرت ہو۔

سوال 45: اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ کا ترجمہ ہے "پہلوں کی کہانیاں"

سوال 46: اللہ نے کافروں کو ہدایت کیوں نہ دی؟

جواب: اگر خدا ان میں نیکی کا مادہ دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق بخشتا اور اگر سماعت دیتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔

سوال 47: سورۃ الانفال کی روشنی میں یَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ کی مختصر تشریح کیجیے۔

جواب: یَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ سے مراد فیصلے کا دن ہے۔ جنگ بدر کے دن اللہ تعالیٰ نے کافروں اور ایمان والوں کے درمیان امر فارق پیدا فرمادیا۔

سوال 48: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَاَنۡتَ فِيۡهِمۡ کی مختصر تشریح کیجیے۔

جواب: اور اللہ ایسا نہ تھا کہ جب تک آپ ﷺ ان میں ہیں انہیں عذاب دیتا۔ کیونکہ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ امت محمدیہ ﷺ پر مجموعی عذاب نہیں بھیجتا۔

سوال 49: سورۃ الانفال میں خیانت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اے ایمان والو! خدا اور اس کے رسول ﷺ کی امانت میں خیانت نہ کرو اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔

سوال 50: غزوہ بدر میں مسلمانوں پر نیند طاری کر دی گئی اور آسمان سے پانی برسایا گیا۔ اس کی وجہ کیا تھی؟

جواب: غزوہ بدر میں مسلمانوں پر نیند طاری کر دی گئی اور آسمان سے پانی برسایا گیا تاکہ مسلمانوں کو اس سے نہلا کر پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو دور کر دے۔

سوال 51: خانہ کعبہ میں کافروں کی نماز کا مقصد کیا تھا؟

جواب: اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا اور کچھ نہ تھی۔

سوال 52: فَيَرْكُمَهٗ، لَفَشِلْتُمْ کے معنی لکھئے۔

جواب: فَيَرْكُمَهٗ کا معنی ہے "وہ جمع کرلے اسے" اور لَفَشِلْتُمْ کا معنی ہے "تم ضرور ہمت ہار جاتے، نامردی دکھاتے"

سوال 53: سورۃ الانفال کی روشنی میں اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا سے مراد کون لوگ ہیں؟

جواب: سورۃ الانفال کی روشنی میں ان سے مراد سچے مومن ہیں۔

سوال 54: معنی لکھئے: رَمَيْتَ، مُوْهِنُ

جواب: رَمَيْتَ کا معنی ہے "تونے پھینکا" اور مُوْهِنُ کا معنی ہے "کمزور کر دینے والا"

سوال 55: ترجمہ لکھئے: وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

جواب: ترجمہ: "اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے۔"

سوال 56: ترجمہ لکھئے: وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ

جواب: ترجمہ: "اور جان رکھو کہ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا"

سوال 57: مفہوم لکھئے: اُولُوا الْاَرْحَامِ

جواب: اس کا مفہوم ہے کہ خون کے رشتہ دار وہ لوگ جن سے آپ کا خون کا رشتہ ہے۔

سوال 58: کفار اور قوم فرعون میں کون سی بد اعمالی مشترک تھی؟

جواب: جیسا حال فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا۔ انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور وہ سب ظالم تھے۔

سوال 59: ترجمہ لکھئے: عَذَابَ الْحَرِيْقِ

جواب: عَذَابَ الْحَرِيْقِ کا ترجمہ ہے "جلنے کا عذاب"

سوال 60: کافروں نے کون سا عذاب مانگا؟

جواب: کافروں نے آسمان سے پتھر برسانے کا عذاب مانگا۔

سوال 61: کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے اس میں؟ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جواب: حضور ﷺ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

سوال 62: سورۃ الانفال کے مطابق جانداروں میں سے بدتر لوگ کون ہیں؟

جواب: جانداروں میں سے سب سے بدتر لوگ اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں۔

سوال 63: ترجمہ لکھئے: اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ

جواب: ترجمہ: "اپنے آپس کے تعلقات درست کرو"

سوال 64: خمس سے کیا مراد ہے؟

جواب: خمس سے مراد مال غنیمت کا پانچواں حصہ ہے۔

سوال 65: سورۃ الانفال کے مطابق اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند نہیں کرتا؟

جواب: بے شک اللہ تعالیٰ دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا۔

سوال 66: مال غنیمت سے کیا مراد ہے؟

جواب: مال غنیمت سے مراد ایسا مال ہے جو کافروں سے لڑائی کے بعد فتح حاصل ہونے پر مسلمان فوج اس علاقے سے حاصل کرتی ہے۔

سوال 67: ترجمہ کیجئے: وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا

جواب: ترجمہ: "اور ان لوگوں کی مدد کی اور جگہ دی"

سوال 68: اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے کو کیا سزا ملے گی؟

جواب: اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے کو دوزخ کے عذاب کی سزا ملے گی۔

سوال 69: کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مال غنیمت کھانے کی اجازت دی ہے؟

جواب: خمس یعنی پانچواں حصہ نکالنے کے بعد باقی مال آپ ﷺ صحابہ کرام مجاہدین میں تقسیم کر دیتے تھے۔

سوال 70: معنی لکھئے: اِحۡدٰی، دَابِرَ

جواب: اِحۡدٰی کا معنی ہے "ایک (مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے)" اور دَابِرَ کا معنی ہے "جڑ"۔

سوال 71: ترجمہ لکھئے: وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

جواب: ترجمہ: "اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔"

سوال 72: معنی لکھئے: لَا يُعۡجِزُوۡنَ، حَسۡبُكَ اللّٰهُ

جواب: لَا يُعۡجِزُوۡنَ کا معنی ہے "وہ تھکا نہیں سکتے۔ ہرا نہیں سکتے۔ وہ عاجز نہیں کر سکتے" اور حَسۡبُكَ اللّٰهُ کا معنی ہے "تجھ کو کافی ہے اللہ"۔

سوال 73: ترجمہ لکھئے: اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيۡمٌ

جواب: ترجمہ: "کچھ شک نہیں کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔"

سوال 74: اللہ تعالیٰ کی غالب صفت کون سی ہے؟ حدیث کا حوالہ تحریر کیجئے۔

جواب: رحم کرنا اللہ تعالیٰ کی سب سے غالب صفت ہے۔ حدیث شریف ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔

سوال 75: تکمیل ایمان کے چار اصول لکھئے۔

جواب: تکمیل ایمان کے چار اصول مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ انسان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لئے 2۔ کسی سے بغض رکھے تو محض اللہ کے لئے

3۔ انسان کسی کو کچھ عطا کرے تو اللہ کے لئے 4۔ کسی کو عطا کرنے سے ہاتھ روک لے تو وہ بھی محض اللہ کے لئے

سوال 76: **حدیث مبارکہ میں بہترین دُعا کسے قرار دیا گیا ہے؟ نیز اس بارے حدیث کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: حدیث مبارکہ میں بہترین دعا استغفار کو قرار دیا گیا ہے۔ حدیث کا ترجمہ ہے کہ "سب سے فضیلت والا عمل لا الہ الا اللہ اور بہترین دُعا استغفار ہے۔

سوال 77: **حفاظت قرآن کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: ترجمہ: "بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔"

سوال 78: **تلاوت قرآن کے دو فضائل لکھئے۔**

جواب: تلاوت قرآن کے دو فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی نیکی ہے۔ 2۔ اس کے ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔

سوال 79: **ختم نبوت کے بارے میں کسی آیت قرآنی کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا ہے۔ تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔"

سوال 80: **ترجمہ لکھئے: بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً**

جواب: ترجمہ: "مجھ سے ایک آیت بھی سنو تو اسے آگے پہنچا دو، اس کی تبلیغ کرو۔"

سوال 81: **زکوٰۃ کے دو مصارف لکھئے۔**

جواب: زکوٰۃ کے دو مصارف یہ ہیں، 1۔ فقراء اور 2۔ مساکین

سوال 82: **اطاعت رسول ﷺ پر قرآن مجید کی کسی آیت کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: ترجمہ: "کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔"

سوال 83: **درود شریف کی فضیلت کے متعلق حدیث کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: ترجمہ: "جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔"

سوال 84: **کسی ناجائز معاملے میں قوم کی حمایت کرنے والے کی مثال کیسی ہے؟**

جواب: اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی اونٹ کنویں میں گر رہا ہو اور اس کی دم پکڑ کر لٹک جائے تو خود بھی اس میں جا گرے۔

سوال 85: **نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کے بارے میں ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھئے۔**

جواب: ترجمہ: "نبی اکرم ﷺ مومنوں کے لئے ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔"

سوال 86: نبی اکرم ﷺ کی علم کے اضافے کے متعلق دعا کا ترجمہ لکھئے۔

جواب: ترجمہ: "اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔"

سوال 87: زکوۃ دیتے وقت پہلے کس کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: زکوۃ دیتے وقت پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کا خیال رکھا جائے۔

سوال 88: علم کے متعلق دو روایات تحریر کیجئے۔

جواب: علم کے متعلق دو روایات درج ذیل ہیں:

1۔ طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے۔ 2۔ ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔

سوال 89: ترجمہ کیجئے: فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

جواب: ترجمہ: "جو حاضر ہے وہ اس تک میری تعلیم پہنچا دے جو یہاں نہیں"

سوال 90: حدیث میں علم حاصل کرنے کی کیا تاکید کی گئی ہے؟

جواب: طلب علم ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔

سوال 91: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کی حفاظت کیسے فرمائی؟

جواب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں قرآن مجید کی مصدقہ نقول تیار کروا کے تمام صوبائی دارالحکومتوں میں ایک ایک نسخہ کے طور پر بھجوا دیا۔

سوال 92: آخری نبی ﷺ اور پہلے انبیاء علیہم السلام میں دو فرق بیان کیجئے۔

جواب:
1. آپ ﷺ سے پہلے انبیاء علیہم السلام خاص علاقوں، قبیلوں اور خاص قوموں میں مبعوث ہوتے تھے۔ مگر آپ ﷺ سب لوگوں کی طرف نبی اور رسول آخری ہیں۔
2. پہلے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات اس خاص وقت کے لئے ہوتی تھیں مگر آپ ﷺ کی تعلیمات ابدی اور دائمی ہیں اور پوری دنیا کے لئے نور ہدایت ہیں۔

سوال 93: حضور پاک ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوۃ کی اہمیت کیسے جتلائی؟

جواب: حضور پاک ﷺ کی رحلت کے بعد کچھ لوگوں نے جب زکوۃ دینے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

سوال 94: زکوۃ نہ ادا کرنے پر قرآن نے کیا وعید سنائی ہے؟

جواب: ترجمہ: جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر (جمع کر کے، خزانہ بنا کر) رکھتے ہیں اور اُسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔ اس (قیامت کے) دن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی۔ (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لئے جمع کر کے لائے ہو۔ اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔

سوال 95: حدیث کی روشنی میں قرآن سیکھنے کی فضیلت لکھیے۔

جواب: حدیث مبارکہ ہے کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا۔

سوال 96: حدیث کے مطابق بہترین انسان کون سا ہے؟

جواب: حدیث کے مطابق بہترین انسان وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

سوال 97: معانی لکھیں: مُهَيْمِنٌ، النَّاسُ

جواب: مُهَيْمِنٌ کا معنی ہے "محافظ و نگہبان" اور النَّاسُ کا معنی ہے "لوگ"

سوال 98: حدیث کی رو سے کون سے دو لوگ جہنم کی آگ میں ہیں؟

جواب: حدیث کی رو سے رشوت دینے اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔

سوال 99: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کے لئے کیا خدمات سرانجام دیں؟

جواب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں قرآن مجید کی متعدد نقول تیار کر کے تمام صوبائی دارالحکومتوں میں ایک ایک نسخہ کے طور پر بھی بھجوا دیں۔

سوال 100: راشی اور مرتشی میں کیا فرق ہے؟

جواب: راشی سے مراد رشوت دینے والا اور مرتشی سے مراد رشوت لینے والا۔

سوال 101: کون لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ شفقت سے محروم رہیں گے؟

جواب: وہ لوگ جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتے اور بڑوں کی عزت نہیں کرتے وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ شفقت سے محروم رہیں گے۔

سوال 102: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

جواب: اطاعت و اتباع کی عملی شکل سے ایمان کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور تسلیم و رضا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

سوال 103: قرآن مجید کا تعارف لکھیے۔

جواب: قرآن مجید کو پچھلی کتابوں کے لئے مھیمن کہا گیا ہے یعنی سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان کی محافظ و نگہبان۔ قرآن مجید انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق رہنمائی کرتا ہے۔

سوال 104: ترجمہ لکھیے: خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَ عَلَّمَهٗ

جواب: ترجمہ: "تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا۔"

سوال 105: قرآن مجید کس پر اور کتنے سالوں میں نازل ہوا؟

جواب: قرآن مجید حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور تقریباً 23 سال میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔

سوال 106: علم کے لغوی معنی کیا ہیں؟ علم کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: علم کے معنی ہیں جاننا اور آگاہ ہونا۔ حدیث مبارکہ ہے کہ "بے شک میں (نبی ﷺ) معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

سوال 107: حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی حاصل کرنے کا طریقہ لکھئے۔

جواب: دنیا میں جس سے محبت کرے صرف اللہ کی رضا کے لئے، اگر کسی سے بغض رکھے تو وہ بھی اس لئے کہ اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا۔

سوال 108: حضور پاک ﷺ کے عہد میں حفاظت قرآن کا کیا اہتمام کیا گیا تھا؟

جواب: جونہی آپ ﷺ پر کچھ آیات نازل ہوتیں، وہ آیات لکھی جاتیں اور حفظ بھی کی جاتیں۔ نبی اکرم ﷺ کی حیات طیبہ ہی میں مکمل قرآن کریم اکثر امہات المومنین، اہل بیت، صحابہ کرام اور صحابیات کو حفظ ہو چکا تھا اور متعدد صحابہ نے اس کی مکمل نقول بھی تیار کر لی تھیں۔

سوال 109: اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ سے محبت کا تقاضا کیا ہے؟

جواب: کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بخشنے والا، رحم والا ہے۔

سوال 110: پہلی وحی میں کس بات پر زور دیا گیا ہے؟

جواب: پہلی وحی میں علم پڑھنے، لکھنے، علم سیکھنے اور سکھانے پر زور دیا گیا ہے۔

سوال 111: علم و حکمت کی متاع کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟

جواب: مومن علم و حکمت کی متاع کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

سوال 112: زکوٰۃ کس طرح سماجی بہبود کا بہترین ذریعہ ہے؟

جواب: زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے سے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے اور اس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کی بجائے ہمدردی اور احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ ملتا ہے۔ غریبوں سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور دولت کی گردش میں رہنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

سوال 113: اِلٰہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اِلٰہ سے مراد ایسی ذات ہے جس کی عبادت کی جائے، جس سے بے پناہ محبت اور عقیدت ہو۔ وہ اللہ کی ذات ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہمیں عقل اور بصیرت عطا کی۔

سوال 114: ترجمہ لکھئے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

جواب: ترجمہ: "طلب علم ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔"

سوال 115: زکوٰۃ کا مفہوم بیان کیجئے۔

جواب: زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں پاک ہونا، نشوونما پانا اور بڑھنا۔ یہ مالی عبادت دین اسلام کا ایک رکن ہے جو ایک صاحب نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے۔

سوال 116: ادائیگی زکوٰۃ کے دو فوائد تحریر کیجئے۔

جواب: 1۔ زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ 2۔ زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت مٹ جاتی ہے۔

سوال 117: ترجمہ کیجئے: رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

جواب: ترجمہ: "اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔"

سوال 118: ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: حضور اکرم ﷺ پوری انسانیت کے لئے ابدی رہنما بن کر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے تمام اور اختتام کو پہنچا۔

سوال 119: ترجمہ کیجئے: وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

جواب: ترجمہ: "جو لوگ ایمان لے آئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت کرنے والے ہیں۔"

سوال 120: کوئی عمل منافقت کب بنتا ہے؟

جواب: اطاعت میں خود سپردگی درکار ہوتی ہے۔ ظاہری عمل کے پیچھے دلی چاہت اور قلبی میلان ضروری ہوتا ہے وگرنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے۔

سوال 121: ترجمہ کیجئے: اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

جواب: ترجمہ: "میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

سوال 122: عاملین سے کیا مراد ہے؟

جواب: عاملین سے مراد زکوٰۃ کے محکمے کے ملازمین ہیں۔

سوال 123: نبی پاک ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی اس کی کتنی آیات ہیں اور کس سورۃ کی ہیں؟

جواب: نبی پاک ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی وحی کی آیات پانچ ہیں اور سورۃ کا نام "العلق" ہے۔

سوال 124: اللہ تعالیٰ سے کون ڈرتے ہیں؟

جواب: اللہ کے بندوں میں اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

سوال 125: منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کس نے کیا؟

جواب: منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا۔

سوال 126: اللہ تعالیٰ قرآن کے ایک حرف کی تلاوت کے بدلے میں کتنی نیکیاں دیتا ہے؟

جواب: قرآن پاک کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

سوال 127: انسان کی عظمت کس میں ہے؟

جواب: علم انسان کی عظمت کی بنیاد ہے۔

سوال128: ترجمہ کیجئے: اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

جواب: ترجمہ: بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔

سوال129: زکوٰۃ کے چار فائدے لکھیے۔

جواب: زکوٰۃ کے چار فائدے درج ذیل ہیں:

1۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے۔

2۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے سے نفرت و انتقام کے بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

3۔ زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت مِٹ جاتی ہے۔

4۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا جذبہ غالب آ جاتا ہے۔

سوال130: سورۃ الانفال کے کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ الانفال کے دس رکوع ہیں۔

سوال131: معنی لکھیے: مُکَآءً، تَصْدِیَۃً

جواب: مُکَآءً کا معنی ہے "سیٹیاں" اور تَصْدِیَۃً کا معنی ہے "تالیاں"۔

سوال132: رشوت کے دو نقصانات لکھیے۔

جواب: 1۔ عدل و انصاف ختم ہو جاتا ہے۔ 2۔ رشوت سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

سوال133: معانی تحریر کیجئے: مُرْدِفِیْنَ ، وَجِلَتْ

جواب: مُرْدِفِیْنَ کا معنی ہے "لگاتار آنے والے اور وَجِلَتْ کا معنی ہے "ڈرتے ہیں"۔

سوال134: انفال سے آپ کیا مراد لیتے ہیں؟ وضاحت کیجئے۔

جواب: "انفال" نفل کی جمع ہے جس کا معنی ہے مالِ غنیمت۔ مالِ غنیمت کو نفل اس لئے کہتے ہیں کہ یہ محض خداداد ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے عطا کرتا ہے۔

سوال135: سورۃ الانفال کے مطابق کفار کو کس نے قتل کیا؟

جواب: سورۃ الانفال کے مطابق کفار کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے قتل کیا۔

سوال136: غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کیسے مدد کی؟

جواب: غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد کی جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے رہے۔ اس کے علاوہ بارش برسا کر مسلمانوں کی پانی کی ضرورت پوری کی اور کفار کے دلوں پر مسلمانوں کا رُعب ڈال دیا۔

سوال 137: **سورۃ الانفال میں کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟**

جواب: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بہادری اور جواں مردی کے ساتھ کفار کا مقابلہ کریں اور میدان جنگ سے کسی صورت پیٹھ نہ پھیریں اور ثابت قدمی کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کریں۔ پیٹھ پھیرنے کی اجازت صرف دو صورتوں میں ہے:

(i) جب جنگی چال کے طور پر پیچھے ہٹنا ضروری ہو۔

(ii) جب کوئی مجاہد لڑائی لڑتا ہوا بہت آگے تک چلا جائے اور اس کا پیچھے آنا ضروری ہو۔

سوال 138: **سورۃ الانفال کے مطابق تقویٰ کے دو انعامات لکھیے۔**

جواب: سورۃ الانفال کے مطابق تقویٰ کے دو انعامات درج ذیل ہیں:

(الف) اچھی اور بُری چیزوں کے بارے میں تمیز کرنے کی صلاحیت یعنی نعمت فرقان

(ب) متقی سے غفلت میں جو چھوٹی موٹی کوتاہیاں ہو جاتی ہیں اللہ ان پر پردہ ڈال دیتا ہے۔

سوال 139: **سورۃ الانفال میں مالِ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟**

جواب: مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہے جب کہ باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم کے لئے ہیں۔ پانچویں حصہ کی تقسیم اس طرح ہے کہ آپ ﷺ کے اہل و عیال کی ضروریات کے بعد اسے آپ ﷺ کے قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مساکین اور ضرورت مند مسافروں میں تقسیم کر دیا جائے۔

سوال 140: **اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خواب میں کفار کی تعداد کم کیوں دکھائی؟**

جواب: تاکہ مسلمان زیادہ تعداد دیکھ کر حوصلہ نہ ہار جائیں۔

سوال 141: **ترجمہ کیجئے: وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ**

جواب: ترجمہ: "اور ان کے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی۔"

سوال 142: **سورۃ الانفال کے رکوع اور آیات کی تعداد لکھیے۔**

جواب: سورۃ الانفال 10 رکوع اور 75 آیات پر مشتمل ہے۔

سوال 143: **ترجمہ کیجئے: اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**

جواب: ترجمہ: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔

سوال 144: **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو افضل عمل کیوں کہا گیا ہے؟**

جواب: چونکہ حدیث مبارک کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا گیا ہے اس لئے اس عمل کو افضل عمل قرار دیا گیا ہے۔

سوال 145: **اگر کسی مسلمان سے رضائے الٰہی کے خلاف غلطی ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟**

جواب: اسے اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لینی چاہیے۔

سوال 146: اللہ تعالیٰ کو "اِلٰہ" ماننے کا تقاضا کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو "اِلٰہ" ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے کیونکہ اُخروی نجات اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف نہ کر دے۔

سوال 147: حدیث کی روشنی میں انسانی فطرت کا تقاضا کیا ہے؟

جواب: حدیث کی روشنی میں انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ اسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں ہر اچھی اور بُری بات کا علم ہو۔ اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے خالق ومالک کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

سوال 148: بچوں کے ساتھ ظلم کیا ہے؟

جواب: بچوں کے ساتھ ظلم یہ ہے کہ ان کی تعلیم وتربیت کی بجائے انہیں چھوٹی سی عمر میں جسمانی مشقت کے کاموں میں لگا دیا جاتا ہے۔

سوال 149: انسانوں میں بہترین کون ہے؟ حدیث کا ترجمہ لکھئے۔

جواب: انسانوں میں بہترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

ترجمہ: "تم میں سے سب سے اچھا وہ شخص ہے جس نے (خود) قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔"

سوال 150: حضور ﷺ پر درود بھیجنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: حضور ﷺ پر درود بھیجنا حکم الٰہی کی بجا آوری ہے۔ آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا صلہ یہ ہے کہ انسان پر عافیت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

سوال 151: رشوت سے پیدا ہونے والے دو معاشرتی بگاڑ لکھئے۔

جواب: رشوت سے پیدا ہونے والے دو معاشرتی بگاڑ درج ذیل ہیں:

1۔ ظلم کی ایک نہایت خراب صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ 2۔ معاشرے کا امن وسکون ختم ہو جاتا ہے۔

سوال 152: معاشرے میں رشوت کب عام ہوتی ہے؟

جواب: معاشرے میں رشوت اس وقت عام ہوتی ہے جب عدل وانصاف ختم ہو جائے اور لوگوں کو ان کے حقوق جائز طریقے سے نہ مل سکیں۔

سوال 153: جس شخص نے کسی ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کی اس سلسلہ میں حضور ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: جس شخص نے کسی ناجائز معاملے میں اپنی قوم کی مدد کی تو اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی اونٹ کنوئیں میں گر رہا ہو اور وہ اس کی دُم پکڑ کر لٹک جائے تو خود بھی اس میں جا گرے۔

سوال 154: چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب کرنے کے متعلق حدیث کا ترجمہ لکھئے۔

جواب: ترجمہ: "وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔"

سوال 155: خوش خُلقی کے دو فوائد بیان کیجئے۔

جواب: 1۔ خوش خُلقی سے نفرت کو محبت میں بدلا جاسکتا ہے۔

2۔ خوش خُلقی سے بڑے سے بڑے دشمن کو بھی زیر کیا جاسکتا ہے۔

سوال 156: اچھے اخلاق کیا ہیں؟

جواب: اچھے اخلاق دراصل روزمرہ زندگی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ، اپنے نفس اور مخلوقِ خدا کے ساتھ ایک مسلمان کے طرزِ عمل اور رویے کا نام ہے۔ اگر یہ طرزِ عمل اچھا ہے اور شریعت کے اصولوں کے مطابق ہے تو اسے حسن اخلاق یعنی اچھے اخلاق کہا جائے گا۔

سوال 157: قرآن مجید کس پر اور کتنے سالوں میں نازل ہوا؟

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر تقریباً 23 سال کے عرصہ میں نازل ہوا۔

سوال 158: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حفاظتِ قرآن کے لئے کون سے دو کام کیے؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن کے تمام اجزا کو رسول پاک ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یکجا کر کے محفوظ کر لیا اور اسے کتابی شکل دے دی۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسول اکرم ﷺ نے مقرر فرمائے تھے۔

سوال 159: کس صحابی کو جامع القرآن کہا جاتا ہے؟

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جامع القرآن کہا جاتا ہے۔

سوال 160: اطاعت میں کیا چیز ضروری ہے؟

جواب: اپنے آپ کو مکمل طور پر اس ہستی کے سپرد کر دینا جس کی اطاعت کی جارہی ہو نہایت ضروری ہے۔

سوال 161: ترجمہ لکھئے: يَآَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ۔

جواب: ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔

سوال 162: تکمیل دین کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ لکھئے۔

جواب: ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

سوال 163: ختم نبوت پر ایک آیت کا متن یا ترجمہ لکھئے۔

جواب: ترجمہ: "حضرت محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔"

☆☆☆☆☆